رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائے گا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۳ — نمبر ۳۰

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین ... کتاب اللہ ... وسنتی

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

مسئول مدیر — مرزا منبر — ابوالوفاء ثناء اللہ

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	عـ۱۰ـہ
رؤسا و جاگیرداران سے ″	۶ــے
عام خریداران سے ″	۵
″ ″ ششماہی	۲/۱۲
ممالک غیر سے سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ	۲/

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۰ صفر المظفر ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۴ مئی ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نذر عقیدت - - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص۲
ابتداء اور انتہاء مرزا - - - - - ص۳
جھوٹا کون اور پیر پرست کون - - - ص۶
حضرت علی کی اسد اللٰہی - - - - ص۹
خون کے آنسو - - - - - ص۹
ضروری سوال - - - - - ص۱۰
خطاب باسلام منکہ برہان التفاسیر ص۱۱
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - ص۱۲
تعاقب بر فتوے ص۱۳۱ - - - - ص۱۳
متفرقات ص۱۴ - ملکی مطلع - - ص۱۵
اشتہارات - - - - ص۱۶/۲۰

نذرِ عقیدت

(از مولوی سلیمان صاحب مرچنٹ چکروہڑپور)

راقم اپنی رائے کا ذمہ وار ہے (مدیر)

رہنمائے دیں جو اپنے فرض سے آگاہ ہیں
ردِ کفر و شرک میں جو آج پیش راہ ہیں
ظلمتِ شب کی طرح باطل کو ہے جن سے گریز
مذہبی دنیا میں جن کا آج ہے فاتح لقب
جن کی مجلس میں ہے ذکر اذکار قرآن و حدیث
علمیت کا جن کے ہے اغیار کو بھی اعتراف
آپ ہی کی ذات والا ہے مدیر اہل حدیث

دین کی تبلیغ سے غافل نہ بے پرواہ ہیں
ایک انکی صف میں مولانا ثناء اللہ ہیں
آسمانِ علم دیں کے گویا مہر و ماہ ہیں
آپ یعنی تاجدار علم دیں ہیں شاہ ہیں
روز و شب خلق خدا کے جو ہدایت خواہ ہیں
ہر نگاہِ اہل علم و فہم میں ذی جاہ ہیں
سامنے جس کوہ رتبہ کے مخالف کاہ ہیں

دل میں تیرے بھی سلیمان ان کی عزت کیوں نہ ہو
عالم دیں وارثِ علم رسول اللہ ہیں

جدید انگلش ٹیچر۔ اس کے مطالعہ سے بہت جلد انگریزی یاد ہو جاتی ہے۔ کسی استاد وغیرہ کی حاجت نہ رہے گی۔ قیمت عہ (منیجر اہلحدیث)

انتخاب الاخبار

مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری کی اپیل ۲۹ مئی کو ہے۔ ناظرین دعاء خیر کریں۔

— امرتسر میں گرمی بہت پڑ رہی ہے۔ دن بھر سخت لو چلتی ہے۔ مگر رات کو سرد ہوا چلتی ہے۔

— امرتسر مرکیڈو ہال میں مسٹر خالد شیلڈرک (نو مسلم انگریز) نے ۱۹ مئی کو شام کے چھ بجے انگریزی زبان میں ختم نبوت پر ایک فاضلانہ لیکچر دیا۔ جس میں موصوف نے فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں۔ لیکچر کا ماحصل مولوی سراج الدین پال وکیل امرتسر نے اردو میں سنا دیا۔

— ہفتہ مختتمہ ۱۰ مئی کے دوران میں بمبئی سے ۵ لاکھ ۹ ہزار ۲۰۸ روپے کا سونا غیر ممالک کو بھیجا گیا اور ۵ لاکھ ۵۴ ہزار ۳۴۴ روپے کے پونڈ صرف لندن کو بھیجے گئے۔ اس وقت تک ہندوستان سے ۲۰۱ ارب ۲۷ کروڑ ۶۹ لاکھ ۳۲ ہزار ۶۴۸ روپے کا سونا غیر ممالک کو بھیجا جا چکا ہے۔

— مسٹر خالد لطیف گابا ایم۔ ایل۔ اے پارلیمنٹری کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کرنے کی غرض سے لندن روانہ ہو گئے ہیں۔

— کمیریاں ضلع ہوشیارپور کے نزدیک ایک گاؤں میں ایک تتیا نے دو بلے اور تین کتے جنے۔

— ضلع میمن سنگھ کے ایک قصبہ میں ہولناک آندھی کا طوفان آیا جس کے باعث مقامی سکول، تھانہ، ڈاک خانہ اور کئی مال گوداموں کی چھتیں اڑ گئیں۔ متعدد آدمی زخمی ہوئے۔ تاروں کے کھمبے بھی اکھڑ گئے۔

— فرنٹیر میل سے سونا چرائے جانے کے مقدمہ میں گواہان استغاثہ کے بیانات ہو گئے ہیں۔

— بمبئی میں محمد علی روڈ پر ایک سہ منزلہ مکان کو آگ لگ جانے سے ۶ اشخاص ہلاک ہو گئے۔

— ضلع احمد آباد کی خبر ہے کہ موضع دیوان کے ایک نوجوان نے قرضہ سے تنگ آکر اپنے بیوی بچوں کو قتل کر دیا اور اس کے بعد خود بھی خودکشی کرتا پکڑا گیا۔

— مالیر کوٹلہ میں ۱۳ مئی کو مسجد کے سامنے باجہ بجانے پر ہندو مسلم فساد ہو گیا۔

— ہندوستانی ریلوں کے تیسرے درجہ میں مزید سہولتیں پیدا کرنے کے لئے جی۔ آئی۔ پی ریلوے ورکشاپ میں ایک نئے نمونہ کی گاڑی بنانے کا حکم دیا گیا ہے۔ اگر وہ نمونہ پاس ہو گیا تو پھر تمام ریلوں کے تیسرے درجہ کے ڈبے ویسے ہی بنائے جائیں گے۔

— معلوم ہوا ہے کہ امیر کویت نے اپنی حدود میں اسلحہ کی تجارت ممنوع قرار دی ہے۔

ناظرین "اہلحدیث" نوٹ کرلیں

کہ جن حضرات کی قیمت ماہ مئی میں ختم ہے اور ۳۰ مئی تک وصول نہ ہوگی یا بابت انکار وغیرہ کی اطلاع بھی نہ آئے گی تو ان کی خدمت میں آیندہ پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔ جس کا وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔ (منیجر)

— اوجن ٹاؤن کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ چند مسلح ڈاکوؤں نے ایک اینگلو امریکن بنک پر ڈاکہ ڈالا۔ بنک کے اکاؤنٹنٹ و چند کلرکوں کو گولیوں سے ہلاک کر گئے۔ منیجر کو مضبوط رسوں سے باندھ گئے اور دس ہزار پونڈ کی رقم لیکر فرار ہو گئے۔

— لندن کی ایک خبر ہے کہ کرنل لارنس جو مشہور انگریز جاسوس تھے۔ وہ بستان میں موٹر سائیکل کے حادثہ سے مجروح ہو کر مر گئے۔

— وزیر خارجہ جرمنی کی طرف سے اعلان شائع ہوا ہے کہ کوئی یہودی خواہ وہ کتنا ہی خیرخواہ سرکار کیوں ہو جرمنی کا شہری فرد قرار نہیں دیا جا سکتا نہ ہی اسے جرمنی میں ملازمت مل سکتی ہے۔

یاد رفتگان میرے جد امجد ۶ مئی کو انتقال کر گئے۔ انا للہ۔ (محمد اختر از آرہ)

(۲) میرے والد ماجد فوت ہو گئے ہیں انا للہ۔ (مولوی محمد اسحاق مدرس دار العلوم سلفیہ ودھنگہ) ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم۔

دعائے صحت میرے ایک دوست مسمی عبد اللہ صاحب چند امراض میں مبتلا ہیں۔ ناظرین کرام ان کے لئے دعائے صحت کریں۔ (ابو طاہر شمس از کھریانوالہ)

مدیر } اللھم اشفہ بشفائك

غریب فنڈ میں از مولوی عبد الحمید ساکن بدھوانہ (جھنگ) ۸ر۔ سابقہ بذمہ فنڈ ۴ر بقایا بذمہ فنڈ ۶۔ ناظرین کرام و اصحاب خیر کو کئی دفعہ اس فنڈ کی اعانت کی طرف توجہ کرائی گئی ہے۔ سائلین آپ حضرات کی امید پر داخلہ بھیجکر اخبار کے اجراء کے منتظر رہتے ہیں۔ اس لئے آپ کو اس فنڈ کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔

یاد رفتگان میرے والد مکرم جو پکے اہل حدیث تھے فوت ہو گئے۔ انا للہ (مولوی عبد الحمید از بدھوانہ ضلع جھنگ) ناظرین ان کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم

فتنہ خلق قرآن خلیفہ ماموں کے زمانہ میں مسئلہ خلق قرآن پر معتزلہ اور اہلسنت میں بہت مباحثے ہوئے مگر امام عبد العزیز بن یحیی رحمہ اللہ کا مباحثہ اس بارہ میں بہت مشہور ہے جو دربار خلافت میں ہوا تھا اصل کتاب عربی میں تھی مگر ابویحیی عبد الغنی سوہدری نے اس کا اردو زبان میں ترجمہ کیا اور باب بندی بھی کی۔ غرضیکہ یہ کتاب قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۶؍ پتہ :۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

رسالہ تقسیم میراث میراث یعنی ورثہ کی تقسیم قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے مفصل و مدلل بیان کرکے ان کی مثالیں اور نقشہ جات دیکر رسالہ عام فہم پیرایہ میں لکھا گیا ہے۔ قیمت صرف ۳ر (منیجر اہلحدیث)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲۰ صفر ۱۳۵۴ھ

مرزا نمبر

ابتداء اور انتہاء مرزا

مرزا صاحب قادیانی کا انتقال ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ہوا تھا۔ قادیانی گروہ نے اس روز کو یادگار مرزا کا تہوار بنالیا ہے لہذا ہم بھی حسب اعلان مرزا نمبر شائع کرتے ہیں کیونکہ واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی سے ایک گونہ ہمارا بھی تاریخی تعلق شدید لاینفک ہے۔

مرزا صاحب قادیانی اپنی تحریر اور حکیم نورالدین صاحب کی تصدیق کے مطابق ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوئے اور ۱۹۰۸ء میں ساری حسرتیں ساتھ لے کر بعمر ۶۹ سال فوت ہوگئے (رسالہ نورالدین مصنفہ حکیم نورالدین صاحب بجواب ترک اسلام دھرمپال ص۱۷۰)

ان حسرتوں میں سے دو حسرتیں خاص قابل ذکر ہیں۔ ایک آسمانی منکوحہ کے نکاح کی دوم اپنے اعلان آخری فیصلہ کے مطابق مولوی ثناء اللہ کی موت کی خبر سننے کی۔

مرزا صاحب نے عبداللہ آتھم عیسائی کے حق میں پندرہ ماہ میں موت اور پنڈت لیکھرام کے حق میں چھ سال میں خرق عادت عذاب کی اور آسمانی منکوحہ کے حق میں نکاح میں آنے کی پیشگوئی کا ذکر کرکے لکھا ہے:۔

"یہ تینوں پیشگوئیاں ہندوستان اور پنجاب کے تینوں بڑی قوموں پر حاوی ہیں۔ یعنی ایک مسلمانوں سے تعلق رکھتی ہے اور ایک ہندوؤں سے اور ایک عیسائیوں سے۔ اور ان میں سے وہ پیشگوئی جو مسلمان کی قوم سے تعلق رکھتی ہے بہت ہی عظیم الشان ہے کیونکہ اس کے اجزاء یہ ہیں (۱) کہ مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو (۲) اور پھر داماد اُس کا جو اُس کی دختر کلاں کا شوہر ہے اڑھائی سال کے اندر فوت ہو۔ (۳) اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو (۴) اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو۔ (۵) اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کو پورے ہونے تک فوت نہ ہو۔ (۶) اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہوجاوے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں" (شہادۃ القرآن ص۸۰)

کس لطف سے اجزاء کلام بنا رہے ہیں اور مزے مزے سے اندر ہی اندر خوش ہو رہے ہیں اور زبان حال سے کہہ رہے ہیں ؎

کشش ہے جذب الفت میں تو کھنچ کر آہی جاؤ گے
ہمیں پروا نہیں گر ہم سے کچھ تم تن کے بیٹھے ہو

اس کا انجام جو ہوا وہ سب کو معلوم ہے کہ مرزا صاحب یہ شعر پڑھتے ہوئے دنیا سے رخصت ہوئے ؎

وصال یار میسر ہو کس طرح ضامن ا
ہمیشہ گھات میں رہتا ہے آسمان صیاد

دوسری حسرت نے تو درحقیقت مرزا صاحب ہی کو حسرت زدہ نہیں کیا بلکہ ساری جماعت احمدیہ حسرت بھرے لہجہ میں کہہ رہی ہے ؎

بلبل کو دیا نالہ تو پروانے کو جلنا
غم ہم کو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا

اس اجمال کی تفصیل بتانے کے لئے ایک تمہید کی ضرورت ہے۔

(۵۵۱) **تمہید** آج عرصہ چالیس سال ہونے کو ہیں کہ میں میدان مناظرہ مرزائیہ میں داخل ہوا۔ میں نے غور کیا کہ یہ گروہ قرآن سے نہیں ڈرتا۔ حدیث سے نہیں دبتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانے کے ایک جدید گروہ کے حق میں فرمایا تھا یہ لوگ قرآن کی تاویلات کرجاتے ہیں ان کے سامنے قرآن پیش نہ کیا کرو بلکہ

فارموھم بالسنۃ

احادیث سے ان کا مقابلہ کیا کرو۔ کیونکہ وہ اپنا مضمون بتانے میں زیادہ واضح ہیں۔ مگر قادیانی گروہ نے یہاں تک ترقی کی ہے کہ نہ قرآن سے خاموش ہوتے ہیں نہ حدیث سے۔ کتنی بڑی واضح بات ہے کہ مرزا صاحب قادیانی موضع قادیان (پنجاب) میں پیدا ہوئے۔ اسی جگہ ان پر وحی آئی مسیح موعود ہوئے۔ آخر اسی زمین میں دفن ہوئے حالانکہ حدیث شریف میں صاف الفاظ میں ہے کہ مسیح موعود "دمشق" میں اترے گا۔ اگر حدیث ان کے لئے مسلک ہوتی تو اس حدیث کے ہوتے ہوئے کوئی مرحلہ باقی نہ رہتا۔ مگر

ahmadimuslim.de

مرزا صاحب نے اس حدیث کو یوں پھیرا کہ دمشق سے مراد قادیان ہے۔ کیونکہ جس طرح دمشق میں یزیدیوں کا غلبہ تھا میری بعثت سے پہلے یہاں بھی یزیدیوں یعنی بے دینوں کا غلبہ تھا۔ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ مسیح موعود حج کرے گا۔ مرزا صاحب بکتے گئے کہ میں دجالوں (پادریوں) کو مسلمان بنا کر ساتھ لیکر حج کروں گا۔ جب بغیر حج کئے مرگئے تو اب کہا جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے اپنا حج بدل کرا دیا تھا۔ جس کا ثبوت بھی نہیں۔

اس قسم کی مثالیں بکثرت ملتی ہیں جن میں اس گروہ کے بانی اور اس گروہ نے قرآن کے بعد احادیث پر بھی ہاتھ صاف کیا ہے۔

میں جب اس میدان میں آیا تو مجھے خیال ہوا کہ اس گروہ سے مقابلہ کس ہتھیار سے کیا جائے۔ اس وقت دو مقدس بزرگ روحانی طور پر میرے سامنے آئے۔ ایک طرف تو شیخ سعدی رحمہ اللہ نے سمجھانا شروع کیا کہ ؎

آنکس کہ بقرآن و خبرزو نرہی
اینست جوابش کہ جوابش نہ دہی

(قرآن۔ حدیث جس کو اثر نہیں کرتے اس کو جواب نہ دے)

دوسری طرف شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ جیسے جلیل القدر بزرگ نصیحت کرنے لگے کہ

جو عالم اہل کفر اور اہل بدعت کا رد نہ کرے وہ عالم نہیں۔ (کتاب العقل) (۵۸۴

اس لئے میں نے بعد غور و فکر قادیانی مدعی کے لئے تیسرا راستہ اختیار کیا یعنی قرآن و حدیث پیش کرنے کی بجائے اس کے ذاتی کمالات الہامات وغیرہ کی تنقید کرکے دکھایا کہ اس شکل کا صغریٰ بالکل غلط ہے۔ چنانچہ پہلا رسالہ "الہامات مرزا" میں نے بڑی محنت سے لکھا جو اتنا مقبول ہوا کہ بڑے بڑے مصنفوں نے اس کی عبارات اپنی تصنیفات میں نقل کیں۔ پنجاب کے پیر صاحب گولڑوی نے[1] اور حیدر آباد دکن کے مولانا انوار اللہ مرحوم نے[2] اپنی تصنیفات میں "الہامات مرزا" سے فائدہ حاصل کیا۔ اس کے بعد میں اسی راستے کو وسیع کرنے میں لگ گیا۔ اور پبلک کو اس راستے پر چلنے کی ترغیب دی جس کا نتیجہ بحمد اللہ یہ ہوا کہ آج جہاں کہیں اس گروہ سے اہل حق کا مباحثہ ہوتا ہے ایک مضمون صداقت مرزا ضرور زیر بحث ہوتا ہے۔ ورنہ اس سے پہلے تو یہ لوگ ہر جگہ وفات مسیح کو لے بیٹھتے تھے جس پر مطلب برآری کے لئے آیات اور احادیث پیش کرکے اپنا اثر ڈالتے تھے میرا یہ طریق کلام مرزا صاحب قادیانی کو ایسا ہوا کہ انہوں نے بحکم "تنگ آمد بجنگ آمد" مندرجہ ذیل اشتہار دیا:-

"مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط
نحمدہ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم۔
یَسْتَنْبِئُوْنَکَ اَحَقٌّ ھُوَ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْ اِنَّہٗ لَحَقٌّ

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ مدت سے آپ کے پرچہ میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں مردود، کذاب، دجال، مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ سراسر افترا ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افترا میرے پر کرکے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے ان گالیوں ان تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہو سکتا اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے۔ اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشین گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔ اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعوےٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین۔

مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے آمین یا رب العٰلمین میں ان کے ہاتھ سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گزر گئی۔ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے

[1] سیف چشتیائی میں۔ [2] افادۃ الافہام میں۔ ۱۲ منہ

بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کے لئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے اور انہوں نے ان تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ پر بھی عمل نہیں کیا اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دُور دُور ملکوں میں میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دوکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بد آدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بد اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین آمین۔ بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

الراقم عبد اللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ و اید۔ مرقومہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ۔
۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء"

ناظرین کرام! اس اشتہار کو بنظر غور دیکھیں تو آپ کو اس میں (پانچ) امور صاف صاف ملیں گے۔

(۱) وجہ اشاعت اشتہار ہذا میری طرف سے سخت تحریرات کا نکلنا

(۲) سارے اشتہار میں مرزا صاحب نے مباہلہ کا لفظ نہیں بولا نہ مثبت نہ منفی بلکہ محض اپنی دعا سے فیصلہ چاہا۔

(۳) تیسری بات خاص قابل ذکر یہ ہے کہ سارے اشتہار میں میرے ذمہ کوئی کام نہیں رکھا بلکہ صرف اپنی دعا کو کافی سمجھا۔

(۴) اس مضمون کو سچا اور ضروری الوقوع بتانے کو شروع میں بالفاظ قرآن مجید (قل ای وربی انہ لحق) موکد بہ حلف بتایا ہے۔

(۵) سب سے اخیر میں لکھا ہے

مولوی ثناء اللہ جو چاہیں لکھیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ یعنی میرے اقرار یا انکار کا کوئی اثر نہیں۔

ان امور خمسہ کے بعد مرزا صاحب کا اس دعا کے متعلق دوسرا اعلان بھی قابل غور ہے جسمیں ذکر ہے کہ

میں نے ثناء اللہ کی بابت دعا کی تو الہام ہوا
اجیب دعوۃ الداع۔
(اخبار بدر ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء)

یہ تو ہے مرزا صاحب کا اپنا قول جو سب جماعت احمدیہ پر حجت ہے۔ اب مزید تائید بھی سنئے۔ مرزا صاحب کے بعد امت مرزا دو گروہوں میں منقسم ہو گئی۔ پہلا گروہ جو جمہور ہے وہ قادیانی ہے۔ جس کا سرگروہ میاں محمود احمد خلیفہ قادیان ہے۔ دوسرا گروہ لاہوری ہے اس کا سرگروہ مولوی محمد علی ایم۔ اے امیر جماعت ہے ان دونوں نے اس دعاء مرزا کی بابت جو رائے لکھی ہوئی ہے وہ بہت صاف فیصلہ کن ہے۔

نوٹ! یہ دونوں بیان قریب وفات مرزا صاحب کے ہیں جب دونوں فریقوں میں ضد اور تعصب ابھی غالب نہ ہوا تھا۔ خلیفہ صاحب کا قول ہے۔

جب حضرت اقدس (مرزا صاحب) نے ثناء اللہ کی بابت دعا کی اور خدا تعالیٰ نے آپ کو اس کی ہلاکت کی خبر دی تو وہ ایک وعید کی پیشگوئی ہو گئی۔ تشحیذ الاذہان
(مولفہ میاں محمود احمد) بابت جون۔ جولائی ۱۹۰۸ء۔ صفحہ ۷۹)

اس عبارت سے مطلع بالکل صاف ہو گیا۔ کیونکہ دعا جملہ انشائیہ ہے اور پیشگوئی جملہ خبریہ۔ جملہ خبریہ صادقہ کا تحقق ضروری ہے۔ مرزا صاحب نے آیت قرآنیہ کے الفاظ میں قسم کھا کر اس مضمون کو جملہ خبریہ کی صورت میں دکھایا ہے۔ اس لئے باپ بیٹا دونوں اس پر متفق ہیں کہ یہ اشتہار جملہ خبریہ ہے جس کا وقوع ضروری ہے۔ ایک بات بڑی ضروری یہ ثابت ہوئی کہ مرزا صاحب کا الہام مندرجہ اخبار بدر ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء اجیب دعوۃ الداع اسی دعا کے متعلق ہے نہ کسی اور کے۔ پس خلاصہ یہ ہے کہ مرزا صاحب نے دعا کی بھی کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے خدا نے اس دعا کی منظوری کا الہام کیا۔ اس کے بعد یہ دعاء پیشگوئی کے رنگ میں آگئی۔ پھر کیا ہوا یہ کہ ؎

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں پکا تھا پہلے مر گیا

لاہوری گروہ کے سرگروہ چونکہ انگریزی میں ایم۔ اے
ہیں لہذا انگریزیت ان پر غالب ہے اس لئے وہ اس
اشتہار کے دعا ہونے کا اور اس کی قبولیت کا بھی اعتراف
کرتے ہیں۔ مگر انگریزی طریق پر جس میں بجائے صفائی (۵۸۳)
کے تکدر غالب ہو۔ مگر دانا اس اصل مضمون کو سمجھ سکتے
ہیں۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف کے الفاظ یہ ہیں۔

ہم تو اس بات کو مانتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کی بددعا اس ثناء اللہ کے حق میں منظور ہوئی اور وہ اس کا نتیجہ بھی انشاء اللہ دیکھ لیگا۔
(مقولہ محمد علی در رسالہ ریویو۔ قادیان بابت جون۔ جولائی ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۹)

ناظرین! یہ ہے پیر پرستی کا اثر کہ ایک طرف حق صریح ہے دوسری طرف ایک بناوٹی بت ہے جس کی حفاظت کرنے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ اس لئے حق غلبہ کر کے زبان قلم سے نکلنا چاہتا ہے بلکہ بزور نکل گیا۔ مگر بے سمجھوں کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کو یہ تیغ لگا دی گئی ہے کہ "نتیجہ دیکھ لیگا"۔

احمدی دوستو! نتیجہ سوائے موت کاذب اور حیات صادق کے اور کیا ہے جس کو بزمانہ مستقبل دیکھنے سے

ahmadimuslim.de

ڈرایا جاتا ہے۔ کیا اللہ سے ڈرنے والے راستگوؤں
راستی پسندوں کی باتیں ایسی ہی ہوتی ہیں
ما یکذ ایا سعد نور دا الا بل

مولوی محمد علی صاحب!
ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

نوٹ یہ مضمون مباحث قادیان کا فیصلہ کن ہے اس لئے ہم نے اس کے متعلق مستقل رسالہ "فیصلہ مرزا" اردو، عربی اور انگریزی میں شائع کیا ہوا ہے۔ قیمت اردو عربی ۳؍ انگریزی ۵؍ علاوہ محصول۔
بنگلہ زبان میں بھی شائع ہوا ہے۔ جو کلکتہ مرغی ہٹہ دکان نمبر ۷۰ ملا محمد اسحاق سے مل سکتا ہے۔

جھوٹا کون اور پیر پرست کون

ناظرین مضمون مندرجہ ذیل سے اس سوال کا جواب حاصل کریں۔

(مرقومہ منشی محمد عبد اللہ معمار امرتسری)

اخبار "پیغام صلح" لاہور میں مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ کا خطبہ جمعہ شائع ہوا ہے جس میں مولوی صاحب نے کذب گوئی و پیر پرستی کی بہت مذمت کی ہے۔ جو نہایت عمدہ بات ہے۔ واقعی جھوٹ بولنے والے اشخاص حق کی تبلیغ میں کبھی کوشاں نہیں ہوسکتے۔ ان کی تمام لفاظی لسانی محض دنیا طلبی اور زر پرستی کے لئے ہوتی ہے۔ (۵۸۴)

مگر اس کا کیا جواب کہ خود مولوی صاحب کا طرز عمل آج تک یہی رہا ہے کہ انہوں نے نہ صرف خود اپنی تمام عمر پیر پرستی میں بسر کی ہے بلکہ دیگر لوگوں کو ایک جھوٹے بت کی پرستش کے لئے بشد و مد دعوت دیتے اور دے رہے ہیں۔ مولوی صاحب کو یہ مضمون لکھنے کی اس لئے ضرورت ہوئی کہ بقول ان کے اخبار "زمیندار" و "احسان" نے ان کے ایک بیان کو جو بمقدمہ مولوی عطاء اللہ صاحب بخاری عدالت میں دیا گیا غلط چھاپا ہے۔ اور باوجود مولوی صاحب کے انکار کے بھی اس کی تردید نہیں کی۔

حالانکہ اگر یہ واقعہ صحیح ہو تو بھی ملکی اخبارات اس بات پر "خدائی مامور" نہیں کہ وہ ہر بات کی چھان بین بطریق محدثین کریں۔ اور نہ ہی وہ قادیانی جماعت کے تنخواہ خور ہیں کہ ان کی خاطر اپنے قیمتی اخبارات کے صفحات سیاہ کریں۔ ایک نامہ نگار کی اطلاع پاکر انہوں نے بیان شائع کردیا۔ آپ کے نزدیک اس میں غلطی تھی آپ نے اس کی تردید کردی۔ قصہ ختم۔

مولوی صاحب! آپ کو زمیندار اور احسان پر تو بہت غصہ آیا۔ مگر آپ کے پیر نہیں نہیں "مسیح موعود، حضرت مجدد زمان" نے جو صدہا خلاف واقعہ امور اپنی تصنیفات میں لکھے ہیں ان پر آپ نے آج تک کبھی نوٹس کیوں نہ لیا؟ حالانکہ بارہا آپ کے روبرو ان واقعات کو پیش کرکے جواب طلب کیا گیا بلکہ پانچ پانچ سو روپیہ انعام کا لالچ بھی دیا گیا۔ مگر آپ نے محض پیر کے لحاظ سے آج تک نہ ان کی تصحیح کی اور نہ ہی پیر پرستی سے منہ موڑا۔ اگر آپ کو یاد نہ رہا ہو تو ہم آپ کی یاد تازہ کرانے کو ایک مثال پیش کردیتے ہیں۔ ملاحظہ ہو آپ کے حضرت مسیح موعود راقم ہیں:-

"مولوی غلام دستگیر (قصوری) نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسمٰعیل علیگڈھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ وہ (مرزا) اگر کاذب ہے تو ہم سے پہلے مریگا اور ضرور ہم سے پہلے مریگا۔ کیونکہ کاذب ہے۔ مگر جب ان تالیفات کو دنیا میں شائع کرچکے تو پھر جلد آپ ہی مرگئے اور اس طرح ان کی موت نے فیصلہ کردیا کہ کاذب کون تھا؟"

(رسالہ اربعین ۳ صفحہ ۱۱)

اس مضمون کو مرزا صاحب نے اربعین نمبر ۳ صفحہ ۱۲ و نمبر ۴ صفحہ ۱۳ و ضمیمہ اربعین نمبر ۴ صفحہ ۶ و کتاب نزول المسیح صفحہ ۳۱ و اعجاز احمدی وغیرہ کتب میں بھی لکھا ہے۔ حالانکہ یہ صریح خلاف واقعہ ہے۔ ان ہر دو حضرات نے اپنی تالیفات میں ہرگز یہ بات نہیں لکھی۔

مولوی صاحب! کیا اس قسم کی صریح غلط بیانیاں کرنے والے شخص کو مسیح موعود وغیرہ ماننے والے اشخاص کا بھی یہ منہ ہے کہ وہ لوگوں پر پیر پرستی و کذب بیانی سے اجتناب کا وعظ کریں لم تقولون ما لا تفعلون۔

مولوی صاحب! اگر آپ فی الواقع پیر پرست نہیں ہیں تو آؤ تین ججوں کے سامنے اس معاملہ کو پیش کرکے ان سے فیصلہ کرالیں۔ کیا آپ اس پر آمادہ ہونگے؟ نہیں۔ کیونکہ پیر پرستی ایک خوفناک اور نہ ہٹنے والی بیماری ہے۔ آگے چلئے۔ آپ نے اسی ضمن میں یہ بھی لکھا ہے کہ:-

"حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی زندگی کی طرف دیکھو آپ ہمیشہ صداقت پر قائم رہے۔ مقدمات کے دوران میں آپ کو ایسے مواقع بھی پیش آئے کہ سچ بولنے میں قید کا خطرہ تھا لیکن آپ نے خطرہ کی مطلق پرواہ نہ کی اور ہمیشہ سچ ہی بولا۔"

(پیغام صلح صفحہ ۵، ۱۹۔ اپریل ۱۹۳۵ء)

حالانکہ حقیقت اس کے سراسر خلاف ہے۔ مرزا صاحب نے مقدمات کے دوران میں اپنے بچاؤ کی خاطر اسی قدر جائز و ناجائز کوشش کی ہے جتنی کہ ایک دنیا دار شخص سے ممکن ہے۔ ثبوت سنئے۔ جن لوگوں نے حکیم محمد حسین قریشی مرزائی کا رسالہ "خطوط امام بنام غلام" اور مرزا صاحب کی کتب جن میں مرزا جی نے بڑے فخر سے لاکھوں روپیہ کی اپنی آمد بتائی ہے دیکھی ہیں ان پر واضح ہے کہ مرزا جی نے مریدوں کے مال سے خوب گلچھرے اڑائے ہیں۔ آمد و خرچ کا حساب و کتاب اسی لئے مرزا جی نے کوئی نہ رکھا تھا کہ جو چاہوں کروں جس طرح چاہوں عیش اڑاؤں۔

اس بات کو مرزا جی کے بعض دنیا طلب معزز مرید بھی بھانپ رہے تھے مگر یارائے دم زدن نہ رکھتے تھے ایک دفعہ بعض منچلے مریدوں نے باہم مشورہ کرکے ایک مرید[1] سے کہلوا ہی دیا کہ حضور! غریب و نادار مریدوں

---

[1] مولوی صاحب! یہ مرید آپ ہی تو نہ تھے۔ ۱۲ منہ

ahmadiyyamuslim.de

کے گاڑھے پسینہ کی کمائی یوں بیدردی سے مت اڑایئے باقاعدہ حساب وکتاب ایک کمیٹی کے سپرد کریں۔ پھر کیا تھا مرزا صاحب بہت لال پیلے ہوئے اور قائل کو خوب خوب سنائیں۔ ساتھ ہی کمال شان مسیحائی سے کہا کہ :-

"میں تاجر نہیں کہ حساب کتاب رکھوں، میں کسی کمیٹی کا خزانچی نہیں کہ کسی کو حساب دوں۔ میں بلند آواز سے کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص جو ایک ذرہ بھی میری نسبت اور میرے مصارف کی نسبت اعتراض دل میں رکھتا ہے اس پر حرام ہے کہ ایک کوڑی میری طرف بھیجے"۔ (اخبار الحکم ۳۱۔ مارچ ۱۹۰۶ء)

حاصل یہ کہ مرزا صاحب نے مریدوں کے مال سے خوب من مانی موجیں اڑائی ہیں۔ اس کا مزید ثبوت سننا چاہو تو حضرت خلیفۃ المسیح اول" یعنی مولوی نورالدین صاحب کی شہادت ملاحظہ فرمائیں۔ جو انہوں نے بمقدمہ انکم ٹیکس متعلقہ مرزا صاحب روبروئے تحصیلدار صاحب دی ہے کہ :-

"لوگ مرزا صاحب کو ان کے خرچ کے لئے بطور ہدیہ کے پیری مریدی کے طور پر دیا کرتے ہیں"۔ (روئداد مقدمات قادیانی ص۱۱۸)

مگر جناب مرزا صاحب، ہاں قادیانی مسیح موعود، ہاں ہاں حضرت مجدد زماں کی راستگوئی ملاحظہ ہو کہ آپ نے اسی مقدمہ انکم ٹیکس میں جو بیان دیا وہ بالفاظ تحصیلدار صاحب یہ ہے۔

"مریدوں سے سالانہ آمدنی قریباً چار ہزار روپیہ کے ہوتی ہے اور اس (مرزا) کے ذاتی خرچ میں نہیں آتی مرزا غلام احمد نے یہ بھی بیان دیا کہ اس کی ذاتی آمدنی بلاغ زمین اور تعلقہ داری کی اس کے خرچ کے لئے کافی ہے اس کو کچھ ضرورت نہیں کہ وہ مریدوں کا روپیہ ذاتی خرچ میں لاوے" (ضرورت الامام مصنفہ مرزا ص۴۲)

مولوی محمد علی صاحب! انکم ٹیکس سے ڈر کر حکومت کی حق تلفی کرنے کو اس طرح غلط بیانی کرنا آپ کے نزدیک کذب نہیں؟ انصاف!!

مثال نمبر ۲ | مرزا جی نے اپنی اغراض کو پورا کرنے کے لئے" آمدنی چندہ کو بظاہر پانچ مدات پر تقسیم کر رکھا تھا۔ (جن کا حساب کتاب کوئی نہ تھا کما مر بیانہ) وہ پانچ مدات مندرجہ ذیل ہیں :-

"اول مہمان خانہ۔ دوم مطبع۔ سوم مدرسہ۔ چہارم سالانہ اور دیگر جلسہ جات۔ پنجم خط و کتابت"۔ (رپورٹ تحصیلدار صاحب مندرجہ ص۴۳/۴۴ رسالہ ضرورت الامام مصنفہ مرزا)

ان سب مدات کے لئے جس قدر آمد خرچ ہوتا وہ سب بدست مرزا صاحب ہوتا تھا کسی غیر شخص کا اس میں دخل نہ تھا۔ مولوی نورالدین صاحب شاہد ہیں کہ "بعض صورتوں میں مرزا صاحب کو لوگوں سے ہدایت ہوتی ہے کہ ان کا روپیہ مہمان نوازی میں خرچ ہو اور بعض میں ایسی ہدایت نہیں ہوتی .... مرزا صاحب کو اختیار ہے کہ پانچ مدوں میں سے جس مد میں چاہیں خرچ کریں.... میں (نورالدین بھی) مرزا صاحب کو اپنی گرہ سے روپیہ دیا کرتا ہوں۔ لیکن تخصیص نہیں ہوتی کہ وہ ان پانچ مدوں میں سے فلاں مد میں خرچ کریں۔ (روئیداد مقدمات قادیانی ص۱۱۹)

اسی بیان کی تائید منشی تاج الدین صاحب تحصیلدار پرگنہ بٹالہ کی رپورٹ مندرجہ ص۴۴ ضرورت الامام سے بھی ہوتی ہے جس سے صاف عیاں ہے کہ جملہ مات پر جس قدر خرچ وغیرہ ہوتا یا آمد ہوتی بلا دخل غیرے بدست مرزا جی ہوتی۔ مگر مرزا جی نے مقدمہ انکم ٹیکس میں روبروئے تحصیلدار صاحب یہ بیان دیا کہ

"جو آمدنی مدرسہ کی مد پر آتی ہے وہ اس آمدنی کے علاوہ ہے اور اس کا خرچ بھی علاوہ ہے۔ میں نے انتظاماً وہ کام مولوی نورالدین صاحب کے سپرد کر رکھا ہے وہی حساب وکتاب رکھتے ہیں اور بذریعہ اشتہار چندہ دہندگان کو اطلاع دی گئی ہے کہ اس کا روپیہ براہ راست مولوی نورالدین کے نام ارسال کریں"۔ (ص۴۲ روئیداد مقدمہ۔ تائید ص۴۲ ضرورت امام)

اس بیان میں مرزا صاحب نے یہ صاف غلط بیانی کی ہے کہ مدرسہ کی آمد و خرچ کا حساب وکتاب مولوی نورالدین کے سپرد ہے حالانکہ ہم اوپر خود مولوی صاحب موصوف کے بیان سے ثابت کر آئے ہیں کہ انہیں ان امور میں دخل نہ تھا وہ خود بھی اپنا چندہ مرزا صاحب کو دیا کرتے تھے۔ اس کی مزید تائید مولوی صاحب مذکور کے اس بیان سے ہوتی ہے جو انہوں نے مقدمہ حکیم فضل الدین بنام مولوی کرم الدین صاحب جہلمی عدالت رائے گنگا رام صاحب مجسٹریٹ درجہ اول گورداسپور میں دیا تھا کہ

"مدرسہ کا کام مرزا صاحب نے میرے ذمہ نہیں ڈالا ہوا۔ مدرسہ کے چندہ کا کام جب سے مدرسہ ہوا ہے کبھی میرے سپرد نہیں ہوا۔ چندہ میرے نام کبھی نہیں آتا"۔ (بیان مورخہ ۲۵ جون ۱۹۰۳ء روئیداد مقدمہ ص۱۲۰)

مولوی محمد علی صاحب! مرزا جی کی مذکورہ بالا غلط گوئی کے متعلق آپ کا کیا فتویٰ ہے؟

مثال ۳ | ایسا ہی مقدمہ مذکورہ بالا میں مولوی نورالدین کا یہ بھی بیان ہے کہ

"قادیان میں میرے خیال میں شاید تین چار مطبع ہیں۔ حضرت صاحب کا اپنا مطبع کوئی نہیں"۔ (روئیداد ص۱۲۲/۱۲۳)

خود مرزا صاحب نے بھی مقدمہ حکیم فضل الدین بنام مولوی کرم الدین ۱۹۔ اگست ۱۹۰۳ء کو بطور شاہد لکھا یا کہ

"مطبع ضیاء الاسلام میرے خیال میں ۱۸۹۸ء سے جاری ہوا میں نے جاری نہیں کیا حکیم فضل دین اس کا مالک تھا۔ آج تک وہی مالک ہے۔ نفع نقصان کا وہی ذمہ دار ہے"۔ (روئداد مقدمہ ص۱۳۵)

تحریرات مذکورہ سے ظاہر ہے کہ مرزا جی کا اپنا مطبع کوئی نہ تھا۔ لہذا مرزا جی کا مقدمہ انکم ٹیکس میں سرکاری ٹیکس سے بچاؤ کی خاطر قریباً پانچسو روپیہ مطبع کا خرچ لکھانا مرزا جی کے صادق ہونے پر دلیل ہے یا غیر صادق پر۔ ملاحظہ ہو بیان مرزا صاحب :-

(۵۷۵)

ahmadimuslim.de

"خرچ مطبع اس سال تخمیناً ایک ہزار روپیہ ہوا ہے جس کا حساب کوئی نہیں۔ اس میں مدات ذیل ہیں۔ روسیاہی ماہوار ۸/۔ اسفنجیا ماہوار ۶/۔ کل کش ہے۔ پریس مین تین تھے۔ سنگساز ۹/۔ کاپی نویس ماہوار ۱۵/۔ کاغذ ماہوار ۱۲/۔ سائر خرچ ماہوار للعہ۔ آمدنی مطبع کی حسب ذیل اس سال ہوئی۔

آمدنی فروخت کتب چارسو اٹھاسی روپیہ دس آنہ اس حساب سے خرچ مطبع آمدنی سے تخمیناً پانچسو روپیہ کے قریب زیادہ آتا ہے۔ یہ خرچ دوسری مدات سے دیا جاتا ہے۔" (روئداد مقدمہ ص۲۶)

اس بیان کی مجمل تائید ضرورت الامام کی منقولہ سابق تحریرات سے بھی ملتی ہے کہ مرزا جی نے آمدنی چندہ از مریدین کے خرچ کے لئے مدات بیان کیں۔ جن میں مطبع کی بھی مد ہے۔ الحاصل بیانات بالا سے ثابت ہے کہ مرزا صاحب نے ان واقعات میں صدق مقال کو ملحوظ نہیں رکھا۔

(۵۷۶)

مثال نمبر۶ مذکورہ بالا غلط بیانی پر انتہائی غلط آمیز کارروائی اور سنئے کہ جب مرزا صاحب نے مقدمہ حکیم فضل دین میں اپنا مطبع ہونے سے انکار کیا (جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہے) تو مخالف جو ایک دور اندیش ہے (یعنی مولوی کرم الدین صاحب جہلمی) نے فوراً مقدمہ انکم ٹیکس والا بیان عدالت کے روبرو پیش کر دیا کہ یہ حضرت اس زمانے میں مطبع کو اپنا ذاتی قرار دیکر خرچ روسیاہی، اسفنجیا، پریس مین وغیرہ بھی لکھا چکے ہیں۔ پھر کیا تھا مرزا جی کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ بقول مرزا صاحب ایک جھوٹ نباہنے کو سو جھوٹ بولنا پڑتا ہے۔ مرزا جی نے اسی پر عمل کرکے یوں جواب دیا۔

"جو بیان میرا روبروئے تحصیلدار صاحب بٹالہ بمقدمہ عذرداری انکم ٹیکس (۱۸۹۸ء) میں نے پڑھا ہے اس میں جو مطبع کا ذکر ہے اس سے مراد ہی یہ ہے کہ مطبع میں جو کتابیں چھپوائی جاتی ہیں۔" (روئداد مقدمہ ص۱۴۸) (یعنی مطبع مراد نہیں بلکہ طباعت مراد ہے)

احمدی بھائیو! اپنے مسیح موعود کی اس مقدس "راست گوئی" پر شرمندہ نہ ہو جانا۔ کہہ دو "سچ ہے حضرت مسیح موعود کا یہی مطلب تھا" اور اگر کوئی مخالف انکم ٹیکس والے بیان سے خرچ روسیاہی، اسفنجیا، سنگساز پریس مین وغیرہ دکھادے تو کہہ دینا روسیاہی سے مراد براہین احمدیہ کی سلائی تہ بندی اور اسفنجیا سے حقیقۃ الوحی کی کٹائی اور سنگ ساز و پریس مین سے مراد میر عباس علی لدھانوی ہیں جنہوں نے براہین احمدیہ کی اشاعت میں انتہائی سعی کی تھی۔ مرزا صاحب نے کیا سچ کہا ہے:۔

"جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے تو جو چاہے بکے کون اس کو روکتا ہے۔" (اعجاز احمدی ص۳۳)

مثال نمبر۵ مرزا صاحب نے بمقدمہ یعقوب علی تراب حسب ضرورت خود مصلحت وقت ایک طرف تو بیان دیا کہ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی نے خود مجھے ایک خط لکھا تھا مگر دوسری طرف عندالحاجت یوں کہا کہ وہ خط مولوی کرم الدین صاحب کے لفافہ میں مجھ کو ملا تھا۔ چنانچہ مرزا صاحب کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

"کارڈ پی نمبرہ وہ کارڈ ہے جو مولوی کرم الدین کے خط میں مجھ کو ملا جو ۲۱ جولائی ۱۹۰۲ء کو لکھا ہے۔" (روئداد ص۱۳۰)

اس بیان پر عدالت نے اپنی طرف سے یہ نوٹ ثبت کیا کہ:۔ "پہلے (مرزا جی نے) یہ کہا تھا کہ کارڈ پی نمبرہ پیر مہر علی شاہ کے خط میں پہنچا۔"

احمدیو! تمہارے حضرت مسیح موعود نے مقدمہ حکیم فضل الدین بنام کرم الدین میں مورخہ ۱۹۔ اگست ۱۹۰۳ء کو کہا تھا کہ

"عین الیقین اور حق الیقین عدالت کے ذریعہ سے میسر آتے ہیں۔" (روئداد ص۱۴۶، ۱۴۷)

اس جگہ ملاحظہ کرو کہ خود عدالت نے مرزا جی کی کذب بیانی پر دستخط کئے ہیں ؎

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

مولوی محمد علی صاحب! آپ کا دعویٰ تھا کہ مرزا جی نے مقدمات کے دوران میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ خاکسار نے منجملہ کئی ایک امثلہ کے سردست پانچ مثالیں آپ کی خدمت میں پیش کی ہیں۔ دیکھئے آپ کیا کہتے ہیں۔

مولوی صاحب! آپ کا یہ فرمان بالکل حق ہے کہ

"آج اسلام اور قرآن پر ایمان لانے والے (یعنی مدعیان اسلام میں) ایسے لوگ بھی ہیں کہ ان کے ہاتھ میں ہر وقت تسبیح اور زبان پر ذکر الٰہی۔ لیکن جب جھوٹ بولنے پر اتر آتے ہیں تو اس قدر جھوٹ بولتے ہیں کہ کوئی بڑے سے بڑا کذاب اور دہریہ بھی شاید نہ بول سکے۔ بڑی بڑی مقدس شکلوں اور جبّوں والے لوگ عدالت میں حلف اٹھا کر کذب بیانیاں کرتے ہیں اور خدا سے نہیں ڈرتے۔" (پیغام صلح ۱۹۔ اپریل ۱۹۳۵ء)

کیا میں امید رکھوں کہ آپ میرے پیش کردہ کذبات کا کوئی صحیح جواب دیں گے یا مرزا صاحب کو چھوڑ کر صادق رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا حلقہ اپنے لئے کافی سمجھیں گے۔ اگر آپ ایسا نہ کریں گے تو میں آپ کو پیر پرست کہنے میں حق گو ہوں گا یا غلط گو۔ اخیر میں آپ کے اس قول کی دل سے تائید کرتا ہوں کہ

"پیر پرستی ایک بری بیماری ہے۔ کوئی بیماری شاید اس سے زیادہ بری نہیں۔ اس بیماری سے غور و فکر کا مادہ تو بالکل فنا ہو جاتا ہے۔"

مکرم مولوی صاحب! ؎

انہوں نے خودغرض شکلیں کبھی دیکھیں نہیں شاید
وہ جب آئینہ دیکھیں گے تو ہم ان کو بتا دیں گے

(آپ کا صادق محمد عبداللہ معمار امرتسری)

(دنیا اوڈیشن)

فاتح قادیان

جس میں لودھیانہ کے انعامی مباحثہ متعلقہ دعاوی مرزا صاحب بابت وفات مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مع فیصلہ منصفان و سرپنچ کی روئداد درج ہے۔ اور کتاب آیۃ اللہ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب امیر احمدیہ لاہوری پارٹی کا بھی مدلل جواب دیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۴/ (ملنے کا پتہ) بنیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

حضرت علیؓ کی اسد اللہی

(بزبان شیعہ)

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

(از قلم ملک ابو یحییٰ عبد الغنی صاحب سوھدروی)

اس مضمون کی پہلی قسط گذشتہ اخبار "اہلحدیث" میں درج ہوئی ہے۔ فاضل راقم مضمون واقعات مرقوم شیعہ کی روشنی میں حضرت اسد اللہ الغالب کے کارنامے دکھا کر ثابت کرتے ہیں کہ شیعہ نے بحث علی میں ان کی منقصت کی ہے رفعت نہیں دکھائی۔ (مدیر)

علامہ سید علی بلگرامی جو شیعی ہونے کے ساتھ اعلیٰ پایہ کے عالم بھی تھے۔ اس طرح فرماتے ہیں:۔

"کیمبرج یونیورسٹی میں ایک ایرانی سے ملاقات ہوئی۔ جو پڑھا لکھا اور عالم شخص تھا۔ میں نے پوچھا تم حضرت عمرؓ سے کیوں عداوت رکھتے ہو" ایرانی عالم نے جواب دیا کہ ہم حضرت علیؓ کی پیروی کرتے ہیں"۔ اس پر میں نے کہا کہ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ میں کوئی عداوت نہ تھی۔ اگر ایسی عداوت ہوتی جیسا کہ آپ لوگوں کا خیال ہے تو وہ اپنی بیٹی ام کلثوم کا نکاح حضرت عمرؓ سے کبھی نہ کرتے۔ ایرانی نے تعجب سے پوچھا! اس واقعہ کی تصدیق کی آپ کے پاس کیا دلیل ہے۔ مرحوم نے اپنے کتب خانہ سے فوراً تاریخ یعقوبی مصنفہ ابن واضح کاتب عباسی جو کہ شیعہ مذہب کا عالم ہے لاکر دکھائی۔ یہ کتاب یورپ میں طبع ہوئی ہے۔ اور جس کے دیباچہ میں مصنف کے شیعہ ہونے کی تصدیق کی گئی ہے۔ ایرانی عالم اس کتاب اور واقعہ کو دیکھ کر تاتب ہو گیا اور تعجب کیا کہ آیندہ کبھی حضرت عمرؓ کو برا نہ کہوں گا۔ اور تعجب کیا کہ ہمارے لوگ ان باتوں کو کیوں چھپاتے ہیں"۔ (از سیر المصنفین جلد دوم صفحہ ۲۱۔ مؤلفہ مولوی محمد یحییٰ صاحب تنہا بی۔ اے وکیل غازی آباد)

اسی کتاب کا دوسرا حوالہ صفحہ ۳۲ و صفحہ ۳۳ پر ہے۔ یعنی

"قیام بلدہ حیدر آباد میں بھی ایک ایسا ہی واقعہ پیش آیا۔ ایک روز مولوی عبد الحی صاحب، مولوی عبد اللہ خان صاحب اور ظہیر الدین فرزند مولوی بشیر الدین احمد صاحب آپ کے یہاں (سید علی بلگرامی مرحوم کے ہاں) بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک بڑے شیعہ مولوی صاحب تشریف لائے۔ آپ نے عبد اللہ خان سے کہا کہ ذرا یعقوبی کی تاریخ جلد دوم تو اندر سے لیکر آؤ۔ جب وہ کتاب لے کر آئے تو انہوں نے پوچھا کہ آپ اس میں کیا ملاحظہ فرمانا چاہتے ہیں۔ آپ نے ان کے ہاتھ سے کتاب لیکر ایک مقام پر سے پڑھ کر سنانی شروع کی۔ یہ وہی مقام تھا جس کا اوپر ذکر ہوا ہے۔ اس کے بعد شیعہ عالم سے مخاطب ہو کر کہا۔ کہ آج کئی روز سے ہم میں اور ہماری بیوی میں بحث ہو رہی ہے۔ وہ میری اس بات کو قبول نہیں کرتیں کہ حضرت ام کلثوم کا نکاح حضرت عمرؓ سے ہوا اور اس قدر مہر مقرر ہوا تھا۔ اور ان سے ایک بیٹا مسمی زید پیدا ہوا تھا۔ اسپر حاضرین جلسہ میں سے ایک صاحب نے کہا کہ علمائے شیعہ اس واقعہ کے منکر نہیں ہیں۔ بلکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ جبر و اکراہ کا نکاح تھا۔ آپ نے نہایت تعجب سے کہا کہ یہ خیال نہایت جاہلانہ اور ذلیل ہے دنیا میں کوئی ایسی طاقت نہیں کہ وہ فاطمہ کی لڑکی کو علی سے چھین سکے یا اس سے زبردستی نکاح کرلے۔ آخر مولوی صاحب خفیف ہو کے رہ گئے اور کچھ جواب نہ بن پڑا"۔ (حوالہ مذکور)

^ہم اپنے ناظرین کو ایسی غیر معتبر کتابوں کی تلاش میں دوڑ دھوپ کرنے کی تکلیف نہیں دیتے۔ جبکہ خود اصول کلینی میں باب تزویج ام کلثوم ملتا ہے۔ (اہلحدیث)

خون کے آنسو

اس مضمون کی پہلی قسط ۳ مئی کے اخبار میں شائع ہو چکی ہے علاوہ ازیں اگر احیاء سنت کا حقیقی معنوں میں جذبہ موجود ہے تو سب سے پہلے پختہ مسجدوں^ کی خبر لینا چاہئے کیونکہ آنحضور نے کبھی اس کا حکم نہیں دیا ہے مگر افسوس کسی کو احساس نہیں۔ سال بھر میں ۱۸۲۵ فرض نمازیں خلاف سنت محل میں ادا کی جائیں اور اس کا کچھ غم نہ ہو اور سال کی نص ایک نماز کے لئے عمل بالسنت کا جذبہ اس قدر محرک ہو کہ اسلامی اصل الاصول اتفاق و اتحاد پر خط تنسیخ کھینچ دیا جائے اور اس کی مطلق پروا نہ ہو۔ افسوس آئے دن خبریں شائع ہوتی رہتی ہیں کہ فلاں مسجد پر غیر اقوام نے ناجائز تصرف کیا ہے یا کوشش کر رہی ہیں اور پھر جو نتیجہ ہوتا ہے وہ سب آپ لوگوں کو معلوم ہی ہے۔ بایں صورت اگر ہم صحراؤں میں گئے اغیار نے ہمیں روک دیا۔ کیونکہ زمین ان کی ہے ان کو روکنے کا حق ہے تو پھر ہم کہاں کہاں اپنا مصلے منتقل کرتے پھرینگے اور اغیار کے مدمقابل بنتے رہیں گے۔ آہ ہمارا پہلا فرض تو یہ تھا کہ آیت کریمہ انتم الاعلون ان کنتم مومنین کے پورے مصداق بن جائیں جب حاکم ہم رہیں گے ملک اور زمین ہماری ہوگی تو صحراؤں میں نماز ادا کرنے سے ہم کو کون روک سکتا ہے حضور نے عیدکی نماز بیشک صحرا میں ادا کی لیکن آپکو معلوم بھی ہے کہ وہ سارا خطہ انہیں مسلمانوں کا تھا۔ کیونکہ پہلے ہی اعلان عام ہو گیا تھا کہ کفار و مشرکین سب اس ارض مقدس سے نکل جائیں۔ قصہ بہت طویل ہے مختصر یہ قصبہ مئو کے مسلمانوں سے عموماً اور برادران اہلحدیث سے خصوصاً بصد ادب اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے ذاتی بغض و عناد کو مذہبی شکل میں ظاہر کرکے مذہب کو رسوا اور بدنام نہ کریں۔ ان کا فرض ہے کہ ان تمام باتوں کو نسیاً منسیاً کرکے اتفاق و اتحاد کے اصول پر عمل پیرا ہو جائیں اور اپنی کھوئی ہوئی شوکت و حشمت پھر واپس لینے کی کوشش بجان و دل کریں۔ السعی منا والاتمام من اللہ ۔

مسلمانوں میں پیدا ہو جذبہ صادق اگر ہو کچھ ؎ ہلادیں پھر زمیں کو نعرہ اللہ اکبر سے۔

^پختہ مسجد سے پہلے اتحاد قومی کی نگہداشت ہونی چاہئے۔ المومنون کنفس واحدہ الحدیث (اہلحدیث)

ضروری سوال

اخبار اہلحدیث بابت ۳۔ ذیقعد ۱۳۵۳ھ میں آپ نے بضمن مضمون "بہائی دعویٰ" انجیل یوحنا کی ایک پیشگوئی کا مصداق آنحضرتؐ کو بتایا ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:-

"ہم اس کا وہی جواب دینگے جس پر نہ صرف دنیا کے کل مورخین اور عقلا بلکہ صبیان بھی متفق ہیں کہ وہی روح تحت حکومت پر پہنچی جس کے نام کے ساتھ صلے اللہ علیہ وسلم پڑھا جاتا ہے۔ (فداہ ابی وامی)

لیکن آپ کا اُس پیشگوئی کا مصداق آنحضرت کو قرار دینا انجیلی تصریح کے خلاف ہے کیونکہ وہاں روح سے روح القدس مراد ہے۔ عبارت ملاحظہ کیجئے:-

"میں نے یہ باتیں تمہارے ساتھ رہ کر تم سے کیں لیکن مددگار یعنی روح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجیگا وہی تمہیں سب باتیں سکھائے گا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے وہ سب تمہیں یاد دلائے گا ××× اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کرونگا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اُس کا کچھ نہیں۔" (یوحنا)

(۵۷۸)

خود باب کے الفاظ یہ ہیں:-

"اپنے جانے کے بارے میں یسوع کی تسلی بخش نصیحت اور روح القدس کے آنے کا وعدہ۔"

پس عرض یہ ہے کہ اس تصریح کے باوجود اس پیشگوئی کا مصداق آنحضرت کو قرار دینا غالباً صحیح نہیں ہے۔

جواب معقول و تسلی بخش تحریر فرمادیں۔

(محمد عبداللہ اعظمی متعلم مدرسہ فیض عام مئو۔ ضلع اعظم گڈھ)

جواب اس عبارت کے مصداق بتانے میں دو قول ہیں۔ ایک۔ عیسائیوں کا قول ہے کہ موعود روح القدس وہ روح ہے جو حواریوں پر نازل ہوئی تھی جس سے وہ ملہم ہوئے۔ اس دعوے پر جو اعتراض ہے وہ واضح ہے کیونکہ روح القدس کے جو کام حضرت مسیح نے بتائے ہیں وہ اس روح القدس نے نہیں کئے۔ یہ بڑا ثبوت اس بات کا ہے کہ موعودہ روح القدس وہ نہ تھی۔ دوسرا قول مسلمانوں کا ہے کہ اس سے مراد آنحضرت ہیں۔ اس کے سمجھنے کے لئے تھوڑی سی تمہید کی ضرورت ہے۔ روح القدس کے دو معنے ہیں جیسے مرکب اضافی کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ معنے جن کے لحاظ سے مرکب اضافی مرکب ہوتا ہے یعنی ہر جزو جزو معنے مقصود پر دلالت کرے دوسرا وہ معنے جس کے لحاظ سے مرکب اضافی مفرد ہو جاتا ہے یعنی حالت علم میں۔ روح القدس قرآن میں اسم علم کے معنی میں بھی آیا ہے۔ قل نزلہ روح القدس (الایہ) مگر انجیلی عبارت میں علمی حیثیت سے نہیں بلکہ مرکب اضافی کی حیثیت سے ہے۔ جو در اصل صفت موصوف ہے یعنی مقدس روح۔ ان معنے سے آنحضرت پر یہ پیشگوئی صادق آتی ہے۔

قرینہ اس کا یہ ہے کہ وہ افعال جو اس روح القدس سے صادر ہونے بتائے ہیں وہ اسی مقدس روح سے صادر ہوئے ہیں۔ فداہ ارواحنا۔ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

تقابل ثلاثہ } مؤلفہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب اس میں توراۃ، انجیل اور قرآن کی تعلیم کا مقابلہ کرکے قرآن کی فضیلت ثابت کی گئی ہے۔ قیمت صرف عہ

ملنے کا پتہ:- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

× بقیہ افعال اس روح کے یہ ہیں۔

وہ آنکر دنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے تقصیروار ٹھہرائیگا گناہ سے اس لئے کہ وے مجھ پر ایمان نہیں لائے راستی سے اس لئے کہ میں اپنے باپ پاس جاتا ہوں اور تم مجھے پھر نہ دیکھوگے عدالت سے اس لئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے (یوحنا ۱۶: ۹-۱۱)

تینوں کام آنحضرت نے کئے۔ منکرین مسیح کو کافر ٹھہرایا۔ مسیح کا زندہ محفوظ ہو جانا۔ عدالت سے چوروں بدکاروں کو سزا دینا وغیرہ۔ (اہلحدیث)

خطاب باسلام

(۳۔ مئی کے بعد)

اے میرے بھٹکوں کے راہبر و ہمدم محشر، یتیموں کے باپ، رانڈوں کے والی، اپاہجوں کے مرہم، مصیبت زدوں کے غمخوار، بے وسیلوں کے سردار، تیری تعلیم عین فطرت اور قدرت کے موافق ہے اور تیرا ہر حکم اپنی تہہ میں ایک زبردست راز رکھتا ہے۔ آج چشم بینا تیری ایک مذہبی حیثیت پر ہی قربان نہیں بلکہ تیری سیاست اور قانون دانی پر بھی نثار ہے۔ چونکہ آج دنیا میں سینکڑوں کمیٹیاں اور ہزاروں مقنن موجود ہیں اور آئے دن نئے نئے قانون ایجاد ہوتے ہیں۔ لیکن تب بھی امن عامہ میں ایک خاص خامی نظر آتی ہے۔ دراں حالیکہ وہی تیرا قانون جو آج سے ساڑھے تیرہ سو برس پیشتر نافذ ہو چکا ہے وہ عالم کے امن و امان میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ قطع نظر زمانہ ماضیہ کے جس کی زندہ جاوید مثال آج ہمیں حکومت نجد سے بخوبی ملتی ہے کہ جب سے وہاں تیرے احکام و قوانین جاری ہوگئے ہیں تب سے سارے نزاعات کا انتزاع، جھگڑوں کا خاتمہ، مظالم کا انسداد، وحشیانہ جذبات، کینہ و انتقام کا اختتام، امن و سکون کا قیام ظہور پذیر ہو گیا ہے۔ جس کو دیکھ کر زمانہ تحیر کرتا ہے۔

پس اس پر بھی اگر کوئی تجھ کو دین صادق و عالمگیر نہ جانے اور بزور شمشیر ترقی یافتہ سمجھے تو یہ اس کی شومئے قسمت کا باعث اور عدم علمیت کا اعتراف ہے جس سے تیرے پاک دامن پر کوئی دھبہ نہیں آسکتا دعا ہے کہ خدا ہمیں تا دم زیست تجھ ہی پر قائم ودائم رکھے اور تیرے مخالفین کو راہ ہدایت نصیب کرے آمین۔ ثم آمین۔ فقط

خورشید صداقت } اس کتاب میں مذہب اسلام کی خوبیوں کو مدلل طریق سے بیان کیا گیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ دین اسلام خدا کی طرف سے ہے اور اس کی صداقتیں نہایت روشن اور محکم ہیں۔ اور مخالفین کا مدلل جواب بھی ہے۔ قیمت ۱۲؍

ملنے کا پتہ:- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

برہان التفاسیر

(۸۱)

گذشتہ پرچے میں پادری صاحب سے فرصت پاکر مولوی عبداللہ چکڑالوی (الملتان) کا ذکر کیا تھا انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اسلام کے متعلق جو نکتہ آفرینی کی ہے وہ بہت ہی لطیفہ ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"اگر بالفرض ابراہیم سلامٌ علیہ سوائے کتاب اللہ کے کسی غیر اللہ کی حدیث پر چلتے تو مشرک ہو جاتے اور حال یہ ہے کہ وہ کتاب اللہ کے ساتھ اور کسی کتاب یا قول کو شریک کرنے والے نہ تھے اور یہ بھی تم ان کو کہہ دو کہ ابراہیم کی پیروی ہم اس طرح کرتے ہیں کہ ہم ایمان رکھتے ہیں اللہ پر یعنی قرآن مجید پر جو ہماری طرف نازل کیا گیا ہے۔ اور جو کتب ابراہیم، اسمٰعیل، اسحاق یعقوب اور ان کی اولاد کی طرف نازل کی گئی تھیں اور جو موسےٰ عیسےٰ سلامٌ علیہما کو دی گئیں اور جو تمام نبیوں کو ان کے رب کے ہاں سے موہوب ہوئیں ہم ان میں سے کسی میں فرق نہیں جانتے اور ان کتابوں میں جو انبیاء کی طرف اللہ کے ہاں سے اتاری گئی ہیں اس لئے کہ ہم خاص اسی ہی کے فرمان بردار ہیں۔ اس آیت کا حاصل مطلب یہ ہے کہ ابراہیم کا طریقہ و ملت صرف یہی تھا کہ آپ خاص ما انزل اللہ یعنی محض کتاب اللہ المجید ہی کی پیروی کرتے تھے اور اگر آپ ایسا نہ کرتے تو بلا ریب آپ مشرک ہو جاتے لیکن آپ ہر قسم کے شرک سے پاک و مبرا تھے اور ہم مسلمانوں کو بھی یہی حکم ہے کہ ان کے طریقہ کی پیروی کریں یعنی ما انزل اللہ ہی پر عمل کریں ورنہ ہم بھی مشرک ہو جاویں گے جبکہ ابراہیم سلامٌ علیہ کی نسبت اللہ تعالیٰ فرما چکا ہے کہ اگر وہ کتاب اللہ کے سوا اور کسی کتاب یا قول پر عمل کرتے تو مشرک ہو جاتے پھر اور کسی کا کیا ذکر ہے؟

کتاب اللہ کے مقابلہ میں انبیاء اور رسولوں کے اقوال و افعال یعنی احادیث قولی و فعلی و تقریری پیش کرنے کا مرض ایک قدیم مرض ہے۔ محمد رسول اللہ سلامٌ علیہ کے مقابل و مخاطب بھی قطعی اور یقینی طور پر اہل حدیث ہی تھے کیونکہ ابراہیم اسمٰعیل اسحاق یعقوب موسےٰ عیسےٰ سلیمان وغیرہ وغیرہ رسل انبیاء سلامٌ علیہم کی احادیث قرآن مجید کے مقابلہ میں پیش کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان انبیاء سلامٌ علیہم کی ایسی احادیث سے بیزاریت ظاہر کی وہاں احادیث کو کفر اور شرک کہا اور رسول اللہ سلامٌ علیہ کو یہ تعلیم دی کہ تم ان کو جواب دو کہ میں ان مشرکانہ اقوال و افعال کا کیوں اتباع کروں مجھے تو یہ حکم ملا ہے کہ اگر میں شرک کروں تو میرے تمام عمل برباد ہو جائینگے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے واتبعوا احسن ما انزل الیکم من ربکم الایہ ای لئن اشرکت لیحبطن عملک و لتکونن من الخسرین۔ (پ ۲۴ ع ۳-۴) پس مطابق آیت ولا یشرک فی حکمہ احدا کے اس جگہ شرک سے خاص کتاب اللہ ہی کے ساتھ شرک کرنا مراد ہے اور اس جگہ اسی شرک کی ممانعت ہے پس کتاب اللہ کے ساتھ شرک کرنے سے یہ مراد ہے کہ جس طرح کتاب اللہ کے احکام کو مانا جاتا ہے اسی طرح کسی اور کتاب یا شخص کے قول یا فعل کو دین اسلام میں مانا جائے۔ خواہ فرضاً جملہ رسل وانبیاء کا قول یا فعل بھی کیوں نہ ہو جس طرح شرک فی العبادت موجب عذاب ہے اسی طرح مطابق ان الحکم الا للہ پ ۷ و پ ۱۲ ع ۳ و ۱۵ اور الا لہ الحکم والامر اور ولا یشرک فی حکمہ احدا کے شرک فی الحکم ہے جس میں آج کل اکثر لوگ مبتلا ہیں۔"

(ترجمۃ القرآن صفحہ ۷۹ و ۹۸)

لہ مولوی عبداللہ چکڑالوی زندہ ہوتے تو ہم ان سے اس کا ثبوت پوچھتے کیا کوئی ان کا نام لیوا ہے جو اس دعوی کا ثبوت دے کہ زمانہ نزول قرآن کے منکر یہود و نصاریٰ اور مشرکین عرب قرآن کی تکذیب میں احادیث انبیا پیش کیا کرتے تھے ہمیں اس کا ثبوت نہیں ملا۔ ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین (اہلحدیث)

ناظرین کرام! یہ ہے وہ عشق جو مجنوں کو لیلےٰ سے تھا جو جنون کے درجے تک پہنچ جانے کے سبب جنگل کی ہرنیوں کو بھی لیلےٰ سمجھ کر پوچھتا ہے۔ ؎

باللہ یا ظبیات القاع قلن لنا
الیلای منکمن ام لیلی من البشر

(جنگل کی ہرنیو! قسم کھا کر بتاؤ کہ لیلیٰ تم میں سے ہے یا انسانوں میں)

مولوی صاحب کو حدیث و اہل حدیث سے چونکہ کمال درجہ کا بغض تھا اس لئے ہر قسم کی برائی ان کو انہی میں نظر آتی تھی۔ کیوں؟ ؎

نظروں میں میری تو ایسا سمایا
جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے

امرتسری معاصر نے آیہ کریمہ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا کا ترجمہ یوں کیا ہے:

"سو اگر یہ اس کی مثل کو مانیں جیسے تم نے مانا ہے تو انہوں نے ہدایت پالی۔"

(بیان للناس صفحہ ۹۳)

برہان: یہ ترجمہ عربی علم ادب اور قرآنی محاورے کے خلاف ہے۔ ایسے موقع پر مثل کا لفظ تحسین کلام کے لئے ہوتا ہے۔ عرب کا مشہور شاعر امرؤ القیس کہتا ہے ؎

الیٰ* مثلہا یرنو الحلیم صبابۃً
اذا ما اسبکرت بین درع و مجول

قرآن مجید میں بھی یہی محاورہ ہے۔ غور سے سنو!

لیس کمثلہ شیء وھو السمیع البصیر

خدا کی مثل جیسا یعنی خدا جیسا کوئی نہیں؛ پس معاصر

---

* اس محبوبہ جیسی کی طرف یعنی اس کی طرف۔ دانا سمجھدار آدمی بھی محبت سے جھکتا ہے جب اوڑھنی اور دوپٹہ لیکر سیدھی ہوتی ہے۔ اس شعر میں مثل کا لفظ زائد ہے۔

ahmadimuslim.de

اکمل البیان فی تنقید تقویۃ الایمان

(۱۰۴)

گذشتہ پرچے میں حدیث نقل ہوئی ہے۔ جس میں ذکر ہے کہ خواب میں مجھے زمین کے خزانے دیئے گئے۔ آج اس کی تشریح درج ہے۔

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں مرقوم ہے۔

"المراد بخزائن الارض ما فتح علی الامۃ من الغنائم من ذخائر کسریٰ و قیصر وغیرہما ویحتمل معادن الارض التی فیہا الذہب والفضۃ قال غیرہ بل یحمل علی اعم من ذلک انتہی۔"

یعنی مراد زمین کے خزانوں سے فتوحات غنیمتیں ذخائر کسریٰ اور قیصر روم وغیرہا امت کے لئے حاصل ہونا ہیں اور زمین کی کانیں جن میں سونا چاندی وغیرہ بلکہ اس کے علاوہ دیگر امور ہیں"

اور امام نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں:۔

قال العلماء ہذا محمول علی سلطانہا و (۵۸ ملکہا وفتح بلادہا واخذ خزائن اموالہا وقد وقع ذلک کلہ و للہ الحمد وہو من المعجزات انتہی

یعنی فرمایا علماء نے خزانوں کا ملنا اس پر محمول ہے کہ ان کی سلطنتیں اور ملک اور فتوحات شہروں کے اور خزانے مالوں کے سب بحمد اللہ تعالیٰ حاصل ہوگئے اور یہ منجملہ آپ کے معجزات کے ہے"

اور شیخ محدث دہلوی اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ جلد ۳ صفحہ ۴۹۶ میں فرماتے ہیں:۔

"اشارت کرد بشیوع وبسطت دین وملت وے در عالم" یعنی اس میں اشارہ فرمایا گیا دین ملت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کی اشاعت کے پھیل جانے کا تمام عالم میں"

علی ہذا حدیث ۷۸۰ صحیح مسلم بروایت حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نقل کردہ مولوی نعیم الدین جس کے اول الفاظ بطور خیانت چالاکی سے چھوڑ دیئے گئے۔ چونکہ انکشاف واقع کے لئے لازم تھا۔ ناظرین منصفین ملاحظہ فرمادیں:۔

"عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ زوی لی الارض فرأیت مشارقہا ومغاربہا وان من امتی سیبلغ ملکہا ما زوی لی منہا واعطیت الکنزین الاحمر والابیض" (مسلم ج ۲ صفحہ ۳۹۰)

"یعنی روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ نے سمیٹی میرے لئے زمین (مثل ہتھیلی کے) پس دیکھا میں نے اس کے مشرقوں اور مغربوں کو اور بے شک میری امت قریب ہے کہ پہنچے ملک اور بادشاہی اس کی جس قدر کہ سمیٹی گئی میرے لئے زمین اور دیئے گئے میرے لئے دو خزانے سرخ اور سفید"

امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں

"وہذا الحدیث فیہ معجزات ظاہرۃ وقد وقعت کلہا بحمد اللہ کما اخبر بہ صلی اللہ علیہ وسلم قال العلماء المراد بالکنزین الذہب والفضۃ والمراد کنزی کسریٰ وقیصر ملکی العراق والشام فیہ اشارۃ الیٰ ان ملک ہذہ الامۃ۔"

یعنی اور اس حدیث میں معجزات ظاہرہ ہیں اور تحقیق بحمد اللہ وہ سب واقع ہوچکے جس طرح نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی خبر دی علماء نے فرمایا مراد دو خزانوں سے سونا اور چاندی ہے جس سے کسریٰ اور قیصر شاہ عراق اور شام کے خزانے مراد ہیں اس میں اشارہ ہے کہ یہ ملک اس امت کا ہوگا"

اور شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ ج ۴ صفحہ ۴۹۶ میں اس حدیث کا ترجمہ مع شرح اسی طرح فرماتے ہیں:۔

"بدرستی خدائے تعالیٰ فراہم آورد و دور کشید برائے من زمین را پس دیدم من بلاد مشرق را ومغرب آں را وبدرستے امت من نزدیک ست کہ برسد ملک وے وبادشاہی وے چیزے را کہ فراہم آوردہ شدہ و در کشیدہ شدہ است برائے من از زمین یعنی در مشرق و مغرب بادشاہ شوند وتصرف کنند و دادہ شد مرا دو گنج سرخ وسفید مراد بگنج سرخ خزینہ ہائے اکاسرہ کہ خسروان فارس اند کہ غالب برایں زرست و بگنج سفید خزینہائے قیاصرہ کہ بادشاہان روم اند وغالب برایشاں نقرہ است وبعضے گفتہ اند کہ مراد باحمر ملک شام ست از جہت سرخی رنگ ایشاں وبابیض ملک فارس از جہت سفیدی رنگ ایشاں ومعنی اول ظاہر ترست انتہی"

اسی طرح حدیث نمبر ۳ بحوالہ ترمذی منقولہ مشکوۃ صفحہ ۵۱۳ جس کو صاحب مشکوۃ نے قال الترمذی ہذا حدیث غریب کہا ہے جس کو مولوی نعیم الدین نے چوری وبددیانتی سے اخفا کیا ہے۔ تاہم ترمذی شریف میں لفظ والمفاتیح نہیں ہے۔ معہذا مولانا شیخ دہلوی رحمہ اللہ اشعۃ اللمعات ج ۴ صفحہ ۴۹۷ میں اس کے معنے یں لکھتے ہیں:۔

"بزرگی دادن وکلید ہائے بہشت وابواب رحمت آں روز بدست من است"

یعنی بزرگی دینی اور بہشت کی کنجیاں اور ابواب رحمت کی اس روز میرے ہاتھ میں ہونگی۔

کیونکہ اکرام شفاعت ومقام محمود اور لواء الحمد فتح ابواب جنت وکوثر جملہ اعزازے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نوازا جاویگا اس میں کسی اہل ایمان کو ہرگز جائے مقال نہیں ہوسکتا۔ اور یہی حاصل بقیہ ہر سہ احادیث کا ہے۔ خود جناب مولانا شہید مرحوم تقویۃ الایمان صفحہ ۲ میں فرماتے ہیں

"سب انبیاء و اولیا کے سردار پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے اور لوگوں نے انہیں کے بڑے بڑے معجزے دیکھے انہیں سے سب اسرار کی باتیں سیکھیں اور سب بزرگوں کو انہیں کی پیروی سے بزرگی حاصل ہوئی" (باقی)

تقویۃ الایمان - (جدید اڈیشن) معترضین کے اعتراضات کا دندان شکن جواب بھی ساتھ ہے۔ قیمت ۱۲ ار۔ ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

تعاقب بر فتویٰ نمبر ۱۳۱

مندرجہ اخبار اہلحدیث ۱۰ مئی ۱۹۳۵ء

نوٹ: استفتا صحیح کی مقدار میں تھی لہذا یہ مضمون درج کیا گیا۔

مکرمی و محترمی جناب مولانا صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ'۔ آپ نے بجواب استفتا بابت انتفاع اراضی مرہونہ تحریر فرمایا ہے کہ:۔

"آج کل کے بعض علماء کے نزدیک اراضی مرہونہ سے فائدہ اٹھانا جائز ہے۔ بحدیث الظہر یرکب بنفقتہٖ:

راقم کے خیال میں جواب مجوزہ بالا تفصیل طلب ہے اتنی عبارت سے غلط فہمی کا احتمال ہے جبکہ کسی چیز کے شرعی جواز و عدم جواز کے لئے کتاب و سنت اور تعامل قرون ثلاثہ کے بعد اجماع امت اخذ حجت کے لئے آخری سہارہ ہے تو جس چیز کے عدم جواز میں علماء متقدمین کی کثرت رائے بلکہ اتفاق رائے رہا ہو اس کے جواز کے لئے بعض علماء (وہ بھی آج کل کے) کا قیاس قبول کرنا کہاں تک درست ہے؟ جبکہ بعض علماء نے عدم جواز کے ثبوت میں احادیث بھی نقل فرمائی ہیں (جو آگے درج ہیں) اور حدیث الظہر یرکب الخ پر اس مسئلہ کو قیاس کرنا اکثر علماء نے قیاس مع الفارق قرار دیا ہے۔ کیونکہ حیوان بغیر خدمت کے زندہ نہیں رہ سکتا۔ اور زمین میں یہ بات نہیں ہے اور حدیث مذکور ساتھ رکب و در کے مخصوص ہے پھر حدیث کے معنوں میں بھی اختلاف ہے۔ بعض یوں بھی معنے کرتے ہیں کہ نفقہ اور منافع دونوں راہن کے ذمہ ہیں۔ پھر جمہور اس (حدیث الظہر یرکب) کے منسوخ ہونے کے قائل ہیں یا تو آیت ربو کے ساتھ یا حدیث لا یغلق الرحن الخ کے ساتھ جیسا کہ صاحب اللمعات فرماتے ہیں۔ والجمہور علیٰ خلافہ وقالوا ھذا الحدیث منسوخ بحدیث لا یغلق الرھن الخ۔

نوٹ: جمہور کا لفظ بتارہا ہے کہ بعض دوسری طرف بھی ہیں پس مسئلہ اختلافی ہوا اختلافی کی صورت میں اجماع نہ رہا۔ (اہلحدیث)

نیز مسک الختام شرح بلوغ المرام مصنفہ نواب صدیق حسن صاحب میں ہے کہ

وگفتہ اند کہ ایں حدیث منسوخ است بحدیث لا یغلق الرحن الخ وگوئنہ کہ حدیث خلاف قیاس است بدو وجہ اول رکوب و شرب برائے غیر مالک آں بغیر اذن وے۔ دوم تضمین او بنفقہ نہ بقیمت ....

نیز فرماتے ہیں

ابن عبد البر گفتہ ...... والست بر نسخ او (حدیث الظہر مرکب الخ) حدیث ابن عمر لا تحلب ماشیۃ امرءٍ بغیر اذنہٖ اخرجہ البخاری فی ابواب المظالم

آخر درجہ! جن علماء نے حدیث مذکور کے ظاہر معنے لئے ہیں انہوں نے بھی ساتھ ہی یہ قید لگائی ہے کہ جس قیمت کا چارہ مویشی کو ڈالا جاوے اسی قدر اس سے حاصل کیا جاوے۔ زیادہ ہرگز نہیں ورنہ کل قرض جر نفعاً فہو ربٰوا کے ماتحت سود ہو جاویگا اور حرمت سود معلوم۔ چنانچہ مسک الختام میں ہے کہ

حدیث ابوہریرہ رضؓ الظہر یرکب بنفقتہٖ اذا کان مرھونا۔ ولبن الدر یشرب بنفقتہٖ اذا کان مرھوناً میں تین مذہب ہیں اول مذہب احمد و اسحٰق و حسن ولیث وغیرہم موافق ظاہر حدیث است۔ وگویند کہ حصول آں برکوب و در است پس منتفع شود باں بقدر قیمت نفقہ۔

نیز مولانا مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی مرحوم جواب استفتا میں جامع بخاری، جامع حماد وغیرہ سے نقل فرماتے ہیں:۔

وفی البخاری عن ابراھیم النخعی ترکب الضالۃ بقدر علفھا و تحلب بقدر علفھا والرھن مثلہ۔ قال الحافظ فی الفتح ورواہ حماد بن سلمہ فی جامعہ باوضح من ھذا ولفظہ اذا ارتھن شاۃ شرب المرتھن من لبنھا بقدر علفھا فان استفضل من اللبن بعد ثمن العلف فھو ربٰا

اور یہ (انتفاع از مویشی مرہونہ بقدر قیمت چارہ) بھی غالباً اس صورت میں ہے کہ راہن مویشی مرہونہ کو چارہ خوراک دینے سے انکار کر جاوے جیسا کہ مسک الختام میں ہے۔

کہ چوں راہن از انفاق بر مرہون باز ماند مرتہن را مباح است کہ انفاق کند بر حیوان برائے حفظ حیات وے و در مقابلہ ایں نفقہ انتفاع برکوب و شرب لبن حاصل کند۔ مگر بایں شرط کہ قدر با قیمت وے زیادہ بر قدر علف نباشد۔ و در شرح ہمیں قول را قوی گردانیدہ۔ و صاحب حجۃ اللہ البالغہ نیز ہمیں صورت رفتہ و ایں تقریر را وجہ جمع میاں ہر دو حدیث گفتہ۔

تو عرض ہے کہ جب انتفاع از مویشی مرہونہ بدلائل مندرجہ ہی ثابت نہیں (کیونکہ چارہ کے مقابلہ میں کچھ حاصل کرنا حقیقت میں انتفاع نہیں) تو انتفاع از اراضی مرہونہ کے لئے حدیث ابوہریرہ الظہر یرکب الخ سے استدلال کیسے ہو سکتا ہے۔ اخیر میں دو حدیثیں عدم جواز انتفاع اراضی مرہونہ میں جواب استفتا از مولانا مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی مرحوم و مغفور سے نقل کر کے ختم کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں:۔ (۵۸۱

وقد ظفرت وللہ الحمد فی ھذہ المسئلۃ بحدیثین کل واحد منھما فصل الخطاب والقول الفیصل فی الباب۔ احدھما عن سمرۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال من رھن ارضاً بدین علیہ فانہ یقضی من ثمرتھا ما فضل بعد نفقتھا یقضی ذالک من دینہ ذلک الذی علیہ بعد ان یحسب لصاحبھا فی عندہ عملہ و نفقتہ بالعدل اخرجہ عبد الرزاق۔ وثانیھما ما اخرجہ عن طاؤس قال فی کتاب معاذ بن جبل من ارتھن فھو یحسب ثمرتھا لصاحب الرھن من عام حج النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

ماحصل اس کا یہ ہے کہ:۔

"مجھے خدا کے فضل سے اس کے علاوہ خاص اس مسئلہ میں دو حدیثیں مل گئی ہیں۔ جو اس باب میں نص قاطع ہیں۔ حدیث اول سمرہ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی قرض کے بدلے

(بقیہ صفحہ ۱۶ پر)

ahmadimuslim.de

متفرقات

اپنی صحت کی بابت سابقہ پرچہ میں تحریر کر چکا ہوں الحمد للہ کہ اب کھانسی وغیرہ کو نسبتاً افاقہ ہے۔ درد گھٹنہ ہنوز باقی ہے۔ احباب کرام دعائے خیر سے یاد فرماتے رہیں۔

عزیز عطاء اللہ کی حالت رو بصحت ہے گو آج ۱۹ مئی تک بخار پورے طور پر نہیں اترا۔ نہ ہی درد نقرس بالکل رفع ہوئی ہے۔ اس کے معالج نے ہیچ کو بعوا خوری کی اجازت دیدی ہے۔ امید ہے انشاء اللہ آیندہ ہفتہ تک پوری صحت ہو جائے گی۔ انہی ایام میں اس کے گھر میں ایک نفس جدیدہ (دختر) پیدا ہوئی ہے۔ خدا بابرکت کرے۔ (ابو الوفاء)

رسید مضامین آمدہ محمد علی صاحب۔ مولوی عبد اللہ صاحب ثانی۔ ابو علی محمد نقی صاحب خانصاحب جناب شجاع الدین خان صاحب۔ مولوی عبد الخالق صاحب۔ مولوی ابو سعید محمد شریف صاحب۔

مضامین غیر مقبولہ سپاسنامہ۔ مناجات۔ جزاء سیئۃ سیئۃ۔ اسلامی درد۔

انجمن اہل حدیث ملتان کا سالانہ اجلاس ۱۱-۱۲ مئی کو ہونا تھا۔ مگر شہر میں شورش کی وجہ سے ملتوی کر دیا گیا۔ چنانچہ اب ۲۴-۲۵ مئی کو ہوگا۔

مبلغات پہنچا دیئے گئے ۲۳ اپریل ۳۵ء کو مبلغ عـ رو پیہ جناب محمد محی الدین صاحب جنیدی خریدار اخبار اہلحدیث ۹۶۰۶ کی طرف سے بدیں غرض موصول ہوئے تھے کہ مستری دین محمد صاحب ساکن پٹی ضلع لاہور خریدار اخبار اہلحدیث ۸۶۳۹ کو پہنچا دیئے جائیں۔ چنانچہ ۱۷/۵/۳۵ کو مبلغات مذکورہ متوخر الذکر دفتر میں آکر لے گئے۔ (منیجر اہلحدیث)

پندرہ روزہ اسلام انگریزی زبان میں انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور کے زیر اہتمام یکم جون سے شائع ہونا شروع ہوگا جس کی سالانہ قیمت دو روپیہ اور بیرونی ممالک سے چار شلنگ ہوگی۔ نمونہ کا پرچہ مفت۔

پتہ۔ منیجر اخبار اسلام۔ شیرانوالہ دروازہ لاہور

سید الاستغفار انجمن موصوف کی طرف سے ایک چورقہ ٹریکٹ پاکٹ سائز پر خوشنما آرٹ پیپر پر رنگین طبع کرایا گیا ہے۔ تین پیسہ کا ٹکٹ بھیجکر ناظم انجمن مذکور سے طلب کریں۔

صرف ایک ہفتہ باقی رہ گیا

تصنیفات حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ (سوائے تفاسیر اردو عربی) پر یکم مئی ۳۵ء سے دو آنہ فی روپیہ رعایت کی گئی ہے۔ جو ۳۱ مئی تک جاری رہے گی۔ ناظرین کرام اس موقع سے جلد فائدہ حاصل کریں۔ کیونکہ رعایت کی میعاد ختم ہونے میں صرف ایک ہفتہ باقی رہ گیا ہے۔

المشتہر منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

شائقین تفسیر ثنائی (اردو) کو خوشخبری

جلد ششم بھی طبع ہو گئی

الحمد للہ کہ تفسیر مذکور جو عرصہ سے ختم تھی اور ناظرین کو اس کا عرصہ سے انتظار رہتا تھا اس کی طباعت ختم ہو چکی ہے۔ اب صرف سلائی وغیرہ کا کام باقی رہ گیا ہے۔ ناظرین یہ خوشخبری ملاحظہ فرمارہے ہونگے اس وقت غالباً کئی احباب کے پاس یہ تفسیر پہنچ چکی ہوگی۔ قیمت فی جلد دو روپیہ (عـ)

نوٹ:۔ اب تفسیر مذکور مکمل موجود ہے جسکی قیمت مبلغ عـ۱۲ روپیہ ہے۔ پوراسٹ منگانے والے حضرات قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجدیا کریں قرآن کو تفسیر بذریعہ ریلوے پارسل ارسال کر دی جائے گی۔ وزن تقریباً سوا چار سیر ہوگا۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

دی ریفارم آف مسلم سوسائٹی شاہزادہ سعید حلیم پاشا کا انگریزی زبان میں زبردست لیکچر ہے جس میں موصوف نے مسلمانوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ سوشل اور تمدنی مسائل میں اسلام ہی کے مقرر کردہ اصولوں پر کاربند رہیں۔ انگریزی خوان اصحاب کے لئے انجمن مذکور نے مفت شائع کیا ہے۔ صرف پانچ پیسہ کا ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔

رسالہ صوفی ایک سال کیلئے مفت حاصل کرنے کے لئے باوضو کسی پاک جگہ میں یا مسجد میں پچیس ہزار دفعہ درود شریف اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم پڑھ کر مسلمانوں کی اتحاد، ترقی، اصلاح اور اتفاق اور مسلمان بادشاہوں کی فتح کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کر کے ہمیں اطلاع دیں گے۔ تو رسالہ صوفی ایک سال کے لئے آپ کے نام جاری کر دینگے۔

منیجر رسالہ صوفی پنڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات

(بقیہ از صفحہ ۱۳) اپنی زمین کو کسی کے پاس رہن رکھے تو زمین کی پیداوار میں سے بعد وضع خرچ اخراجات کے جو باقی بچے وہ قرض میں محسوب کیا جاوے اور مزدوری وخرچ جو ہوا ہو اسکو بھی انصاف کے ساتھ لگا لیے۔ روایت کیا اس حدیث کو عبد الرزاق[1] نے۔

حدیث دوم طاؤس کہتے ہیں کہ معاذ صحابی (جنکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ملک یمن پر قاضی اور حاکم مقرر کیا تھا۔ ان) کی کتاب میں لکھا ہوا تھا کہ جو کوئی کسی کی زمین گروی رکھے تو اسکی پیداوار قرض میں محسوب کرے۔ اور یہ حضرت صلعم نے اسوقت کہا تھا جب آپ نے حج کیا یعنی آخر عمر میں۔ روایت کیا اس حدیث کو عبد الرزاق نے۔ پس احادیث مذکورہ کے مقابلہ میں کسی کے قول و قیاس کی کیا وقعت ہو سکتی ہے۔

(رحیم بخش چوب فروش کلاس والہ ضلع سیالکوٹ)

اہلحدیث امت کو امت کے اقوال سے تنگ کرنا صحیح نہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جس مسئلہ میں سلف امت میں اختلاف ہو تاوقتیکہ نص صحیح صریح فیصلہ نہ کرے اس میں سے کوئی جانب اختیار کر لے مضائقہ نہیں۔

[1] کیا عبد الرزاق کی کتاب ہندوستان میں ہے؟ کسی نے

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

اہل شہر کی تکلیف

قابل توجہ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس امرتسر

آج کل گراموفون بجانے کی جو کثرت ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ رات کے ایک دو بجے تک بلند مکانوں سے آوازیں آتی رہتی ہیں۔ جس سے نیند میں سخت خلل پڑتا ہے۔ مزدور پیشہ اور ملازمت پیشہ جن کو دن بھر کام کرنا پڑتا ہے وہ سخت تکلیف میں ہوتے ہیں۔ علاوہ اس کے بعض ریکارڈ ان کے فحش بھی ہوتے ہیں۔ جو شریف لوگوں کی بہو بیٹیوں پر برا اثر ڈالتے ہیں۔ ذمہ دار افسروں کا فرض ہے کہ اہل شہر کی تکلیف دور کریں۔ اسی لئے ہم نے اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۰ مئی سنہ رواں میں صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو توجہ دلائی تھی۔ آج صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کو توجہ دلاتے ہیں کہ اہل شہر کی تکلیف پر توجہ کرکے گراموفون بجانے والوں کو حکم دیں کہ اپنے مکانوں کی اوپر کی منزل میں نہ بجایا کریں۔ بلکہ نچلی منزل میں بجاکر لطف اندوز ہوجایا کریں۔ اس سے ان کی تفریح میں بھی کمی نہ آئے گی اور اہل شہر کو بھی آرام رہے گا۔

نوٹ ہم اپنے علاقہ کے تھانہ دار (احمد یار خان صاحب) کے شکر گذار ہیں کہ آپ نے اہل علاقہ کی تکلیف کی شکایت پر توجہ کرکے معقول انتظام کردیا ہے۔

سر ظفر علی سابق جسٹس ہائیکورٹ پنجاب

خلیفہ قادیان کی تائید میں

آج کل اخبارات میں سر موصوف کی تحریروں کا بہت ذکر اڑ رہا ہے۔ کیونکہ انہوں نے آواز اٹھائی ہے کہ حکومت جماعت مرزائیہ کو مسلمانوں سے الگ اقلیت بنادے۔ اس سے فریقین کو امن رہے گا۔ قادیانی اخبار اور قادیانی خلیفہ اس سے پیچ پا ہو رہے ہیں، غیظ و غضب میں کچھ بے معنے باتیں بھی کہہ جاتے ہیں۔ ہم نے اس موضوع پر کئی دنوں تک غور کیا تو ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ قادیانی جماعت اور خلیفہ قادیان کو سر ظفر علی صاحب کا مشکور ہونا چاہئے۔ آج ہم اس معمے کو حل کرتے ہیں۔ جس سے دونوں فریقوں میں مفاہمت ہوکر غلط فہمی دور ہوجائے گی۔ اس کے بعد دونوں فریق مل کر ہمارے شکر گذار ہونگے۔ انشاءاللہ!

۱۹۲۴ء میں خلیفہ قادیان نے سفر انگلستان کا تہیہ کیا۔ تو انجمن احمدیہ قادیان سے دس ہزار روپیہ منظور کرایا۔ پٹیالہ سے درزی بلائے گئے۔ جنہوں نے تمام پارٹی کی وردی ایک ہی شان کی تیار کی۔ بڑی شان کے ساتھ یہ کہہ کر سفر یورپ کو روانہ ہوئے کہ وہاں اسلام کی اشاعت کے ذرائع پر غور کریں گے۔ وہاں پہنچ کر ایسی بیدردی سے روپیہ اڑایا کہ بجائے دس ہزار کے اسی ہزار خرچ ہوا۔ اس سفر میں کام کیا کیا؟ وزیر ہند سے ملے اپنی وفاداری جتاکر درخواست کی کہ

کونسلوں اور اسمبلی میں ہماری نمائندگی الگ کردی جائے۔

وزیر ہند نے خدمات کا اعتراف کیا مگر نمائندگی علیحدہ کرنے میں اپنی مشکلات پیش کرکے انکار کردیا۔ ہم نے اس واقعہ کو معتبر ذریعہ سے اطلاع پاکر اسی زمانہ میں اہلحدیث میں شائع کردیا تھا اور یہ بھی لکھ دیا تھا اور اب بھی لکھتے ہیں کہ خلیفہ صاحب قادیان اگر انکار کریں تو حلف موکد بعذاب اٹھائیں جو وہ دوسرے منکروں سے طلب کیا کرتے ہیں۔

اس واقعہ سے ثابت ہے کہ علیحدہ نمائندگی اہل قادیان کا عین مدعا ہے۔ یہ تو واضح بات ہے کہ نمائندگی میں امتیاز جماعتی امتیاز پر موقوف ہے۔ پس آج جو سر ظفر علی نے مرزائی جماعت کو علیحدہ کرنے کی تحریک کی ہے یہ دراصل قادیانی تحریک کی تائید ہے۔ اس لئے قادیانی جماعت کو سر موصوف کا شکر گذار ہونا چاہئے۔ اور دونوں کو ہمارا شکریہ بھی ادا کرنا چاہئے۔ کیونکہ ہم نے پرانا ریکارڈ پیش کرکے ان دونوں میں مصالحت یا کم سے کم مفاہمت کرادی۔

قادیانی ممبرو! ؎

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

مالیر کوٹلہ میں ہندو مسلم جنگ اور جنگ کے بعد صلح

ریاست مالیر کوٹلہ پنجاب میں ایک اسلامی ریاست ہے۔ گذشتہ ہفتے اس میں ہندو مسلم فساد ہوا۔ جس سے فریقین کو تکلیف ہوئی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس قسم کے واقعات میں کسی فریق کا فائدہ نہیں ہوتا۔ پھر بھی فسادات ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لڑائی کرانے والے بڑے ہوشیار ہیں انہی کو لڑائی میں فائدہ ہوتا ہے۔ چونکہ روزانہ اخباروں میں فریقین کے بیانات چھپ چکے ہیں۔ جن میں صداقت کے ساتھ مبالغہ بھی ہونا ضروری ہے۔ اس لئے مقام شکر ہے کہ فریقین نے اپنی غلطی کی تلافی کردی ہے۔ ؎

عجب مزا اس ملاپ میں ہے جو صلح ہوجائے جنگ ہوکر

(۵۸۳)

جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام شہر انبالہ

چونکہ مولوی سر رحیم بخش صاحب بالقابہ صدر جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام بقضائے الٰہی فوت ہوگئے ہیں۔ اس لئے جماعت منتظمہ کا ایک جلسہ بتاریخ ۲ جون ۱۹۳۵ء بوقت ۵ بجے شام بمقام انبالہ شہر بر مکان معتمد عمومی منعقد ہوگا۔ جملہ ارکان جماعت منتظمہ کی

ahmadimuslim.de

خدمت میں درخواست ہے کہ ازراہ کرم شریک جلسہ ہوں۔ ایجنڈا حسب ذیل ہے:۔

(۱) دعائے مغفرت برائے صدر صاحب مرحوم و قرارداد تعزیت۔

(۲) انتخاب صدر جمعیۃ بجائے صدر صاحب مرحوم

(۳) جمعیۃ کی دیرینہ اور مسلسل مالی کمزوری۔ آمد و خرچ کے لحاظ سے ضرورت تخفیف مصارف اور چارہ کار کے بارے میں فیصلہ۔

(۴) دیگر امور جو بہ اجازت صدر جلسہ پیش ہوں

(سید غلام بھیک نیرنگ معتمد عمومی جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام) ※

※ خاص گذارش۔ موجودہ مالی کمزوری کی وجہ سے اس مرتبہ حضرات ارکان کے مصارف سفر خود ادا (۵۸) کرنے ہوں گے۔ (سید غلام بھیک نیرنگ معتمد عمومی جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام)

گوشوارہ آمد و خرچ

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس

بابت ماہ محرم ۱۳۵۴ھ

چندہ ماہوار دہلی شہر معرفت اہلحدیث عہ

سیٹھ محمود داؤد صاحب پارا سورا بیہ جاوا یکصد روپیہ

عبدالمالک صاحب طیب پور ضلع گونڈہ سے

بتوسط بابو عبدالعظیم صاحب پشاوری سفینہ قہری ۵عہ

ایس میاں محمد حسین صاحب گلزار باغ پٹنہ ۵

بذریعہ مولوی عبداللہ صاحب واعظ دہلوی سہ

" مولوی شمس الدین صاحب واعظ کشمیری ۹ے

" مولوی عبدالرزاق صاحب واعظ مظفر گڈھی ۸ر

" مولوی رشید احمد صاحب واعظ گورگانوی سے

" مولوی عبدالمجید صاحب واعظ باکھر آبادی مالدہی - - - - - ۵ہ

" مولوی نصیر الدین صاحب واعظ بھرتپوری ×

" مولوی عبدالجبید صاحب واعظ گورگانوی ×

" بابو غفور علی صاحب لدھیانہ - - ؏

" مولوی بہرام صاحب آفریدی واعظ پشاوری ۹ے

میزان کل آمد ماہ حال ۱۳۱۰/۰ ۲۰۰

خرچ بہ تفصیل ذیل

مدارس متعلقہ کانفرنس اہل حدیث دہلی

بنام مولوی عبدالسمیع صاحب مبارکپوری اعظم گڈھی ۳ر عہ

۱	بنام مدرسہ اہل حدیث ہالہ سندھ حیدر آباد	عہ
۲	" " اہلحدیث باڑی دہولپور اسٹیٹ	۵عہ
۳	" مدرسہ " قطب صوبہ دہلی	۵عہ
۴	" مدرسہ " تکھور کریس تبت خورد علاقہ کشمیر	۵عہ
۵	" مدرسہ " غواری تبت علاقہ کشمیر	عہ
۶	" مدرسہ " بلغار علاقہ کشمیر	عہ
۷	" مدرسہ " کپور تھلہ اسٹیٹ	عہ
۸	" مدرسہ " شکر گوایار	عہ
۹	" مدرسہ " بیگوڈ علاقہ اودے پور	عہ
۱۰	" مدرسہ " گلالتہ ضلع گوڑگانوہ	عہ
۱۱	" مدرسہ " رہبوہ " "	عہ
۱۲	" مدرسہ " شکرادہ " "	۵ے
۱۳	" مدرسہ " آگرہ لوہا منڈی	معہ
۱۴	" مدرسہ " لالپور کلاں ضلع مراد آباد یوپی	معہ
۱۵	" مدرسہ " لاڈمکا علاقہ بھرتپور اسٹیٹ	معہ
۱۶	" مدرسہ " اُونڈکی علاقہ بھرت پور	معہ
۱۷	" مدرسہ " دیوالکی ریاست الور	معہ
۱۸	" مدرسہ " پڑہ پائیں علاقہ کشمیر کرگل	معہ
۱۹	" مدرسہ " سکسہ علاقہ کشمیر ضلع لداخ	معہ
۲۰	" مدرسہ " شوالہ پہاڑ گنج دہلی	سے
۲۱	" مدرسہ " گہاشیرا ضلع گوڑگانوہ	۵ہ
۲۲	" مدرسہ " جہانا "	۵ہ
۲۳	" مدرسہ " سبسولہ کلاں ضلع میرٹھ	۵ہ
۲۴	" مدرسہ " سید پور "	۵ہ
۲۵	" مدرسہ " تبوڑی "	۵ہ
۲۶	" مدرسہ " رتن پور ضلع مراد آباد	۵ہ
۲۷	" مدرسہ " پرواٹراٹن پور پرتاب گڈھ	۵ہ
۲۸	" مدرسہ " بہٹ پورہ گورکھ پور - -	۵ہ
۲۹	" مدرسہ " ناگ پور سرکل عکہ - -	۵ہ
۳۰	" مدرسہ " شمس پورہ ضلع ایٹہ - -	۵ہ
۳۱	" مدرسہ " بڑہ باڑی - - - -	۵ہ
۳۲	" مدرسہ " دوی تنشی - - -	۵ہ
۳۳	" مدرسہ " کوٹلی لوہاراں مغربی سیالکوٹ	۵ہ
۳۴	" مدرسہ " ویروپسرا مظفر گڈھ	۵ہ
۳۵	بنام مدرسہ وڈور ضلع ڈیرہ غازی خان	۵ہ
۳۶	" مدرسہ کوسی ضلع گیا - - - -	ے
۳۷	" پنشن امام مسجد اہلحدیث کوچہ قابل عطار دہلی	سے
	میزان - - - ۵عہ	۳۰۲-۸-۰

نام واعظین	تعداد تنخواہ	سفر خرچ	میزان کل خرچ
مولوی عبداللہ صاحب	۵عہ	۹ے	۵عہ
مولوی شمس الدین صاحب	۵عہ	۹ے	۵عہ
مولوی عبدالرزاق "	۵عہ	۹ے ۵ر	۵عہ ۵ر
مولوی رشید احمد صاحب	عہ	۴ر	لعہ ۱ر
مولوی عبدالمجید صاحب	عہ	۳ر	عہ ۳ر
مولوی نصیر الدین "	عہ	عہ ۵ر	لعہ ۵ر
مولوی عبدالمجید مالدہی	سے	۹ے ۸ر	عہ ۸ر
مولوی بہرام صاحب پشاوری	×	۵ہ	۵ہ

میزان ۵عہ ۶ر ۶-۶-۱۱۷ روپے

خرچ دفتر اہل حدیث کانفرنس دہلی

بنام محرر دفتر سہ۔ کرایہ دفتر عہ۔ ٹکٹ برائے روانگی ڈاک عہ۔ خاکروب ۳ر

میزان کل خرچ ۱۳ سعہ ۹ر ۶-۱-۴۶۳

کمی ۵عہ ۳ر ۶-۳-۲۶۲

حمید اللہ فنانشل سکرٹری اہلحدیث کانفرنس

گورنمنٹ میٹل ورکس انسٹی ٹیوٹ انبالہ شہر

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

مذکورۃ الصدر ادارہ میں دھات کے کام یعنی مشینوں کی درستی، خراد، فٹنگ، قالب سازی اور لوہے کو ڈھالنے کا کام، نیز برقی یا مکینکل طاقت سے چلنے والی مشینوں کا استعمال جدید طریقوں کے مطابق سکھایا جاتا ہے۔ موٹر کاروں کی درستی و مرمت بھی عنقریب نصاب تعلیم میں شامل کی جائے گی۔ نیز میکنیکل ڈرائنگ اور تکنیکل اصول نصاب کا جزو اعلیٰ ہیں۔ نصاب کی میعاد چار سال ہے اور داخلہ کے لئے کم از کم تعلیمی قابلیت ورنیکولر فائنل کا امتحان ہے۔ میٹریکولیشن پاس امیدواروں کو ترجیح دی جاتی ہے۔ انسٹی ٹیوٹ مذکور میں داخلہ کی درخواستیں ۳۱ مئی ۱۹۳۵ء تک ہیڈ ماسٹر صاحب کی خدمت میں پہنچ جانی جائیں۔ مزید حالات ہیڈ ماسٹر صاحب سے معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ (لاہور ۱۷ مئی ۱۹۳۵ء)

اطلاع ۲۱

ہماری مشہور ہر دلعزیز خوش ذائقہ ایجاد "اکسیر ہاضمہ" کا استعمال کرنا اور ہر وقت ہر گھر میں رکھنا ضروری ہے کیونکہ یہ تمام شکایتوں کو دور کر کے معدہ کو مقوی کرتا ہے اور بدن میں خون صالح پیدا کر کے تندرستی بڑھاتا ہے۔ اور دائمی قبض، بدہضمی، درد شکم اور نفخ ہو جانا، کمی اشتہا یعنی بھوک نہ لگنا۔ کھٹے ڈکار آنا۔ منہ سے بدمزہ پانی آنا۔ ضعف معدہ۔ وبائی امراض ہیضہ، اسہال پیچش وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے حکمی تاثیر رکھتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے سخت سے سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے۔ چہرہ پر رونق، رعب، وجاہت پیدا کرتا ہے کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہو کر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہو جاتا ہے اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ فساد خون کو زائل کر کے رنگ بدن صاف شفاف رکھتا ہے۔ پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے۔ اور وہم و فکر دور کرتا ہے۔ اس سے وقت پر جادو کا اثر ہوتا ہے دل۔ دماغ۔ جگر وغیرہ اعضاء رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے۔ قیمت فی ڈبہ عہ۔ محصول ۵ر

اکسیر موتی دانت - دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہو جاتے ہیں۔ قیمت صرف ۸ر۔ محصول ۵ر

اکسیر ہاضمہ ایجنسی لاہوری گیٹ کوچہ جٹاں ۹/۳ امرتسر

سرمہ نورالعین ۲۵/۲۰

(مصدقہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۱۲ر

مینجر دواخانہ نورالعین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست مفت ارسال کی جاتی ہے

تمام دنیا میں بے مثل ۱۵/۲۱

سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ - چار روپیہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی

اردو کا ہدیہ سات روپیہ

ان دو نو بے نظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ

انوار الاسلام امرتسر

ہتھیلی میں چاند ۲۲ رجسٹرڈ۔ ایک فرانسیسی ڈاکٹر کی ایجاد ہے جو مثل عرق کے ہے۔ اس کے دو قطرے بالائی یا شہد میں ملا کر کھانے سے بے حد طاقت پیدا ہوتی ہے۔ سست اور کمزور قوی بن جاتا ہے۔ اس کا ایک قطرہ دس قطرے خون کے پیدا کر کے آدمی کو مثل فولاد کے کر دیتا ہے۔ ضعف دماغ۔ باہ۔ مثانہ۔ جریان۔ رقت منی۔ بدخوابی۔ بدہضمی۔ عورتوں کے جملہ عوارض سوکھنا۔ زردی۔ لاولدی وغیرہ کو دفع کرنے میں اکسیر ہے۔ تعریف فضول ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت ایک شیشی عہ۔ تین شیشی کے خریدار کو ایک شیشی مفت۔ محصول ڈاک ۸ر

پتہ:- محمد شفیق اینڈ کو آگرہ

مسیحائی گوہر طب - اس کتاب میں نہایت زود اثر نسخہ جات ہیں۔ قیمت صرف ۱۲ر

ملنے کا پتہ:- مینجر اہلحدیث امرتسر

مومیائی ۲۳/۵۱

مصدقہ علماء اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ ..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۱۲/۲ آدھ پاؤ ۶ پاؤ بھر ۱۲ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

تازہ ترین شہادات

جناب حافظ محمد عبدالشکور صاحب اٹاوہ لکھتے ہیں آپ سے تین مرتبہ مومیائی منگائی تینوں مرتبہ مفید پائی۔ مہربانی فرما کر ایک چھٹانک اور بھیج دیں۔ واقعی اچھی چیز ہے۔ (۲۳- اپریل ۱۹۳۵ء)

جناب حکیم محمد بشیر الدین صاحب پٹنہ لکھتے ہیں کئی سال سے آپ کی مومیائی کا خریدار ہوں بفضلہ بہت موثر اور مفید پاتا رہا۔ اس وقت ایک چھٹانک روانہ فرما کر مشکور کریں۔ (۲۳- اپریل ۱۹۳۵ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:-

حکیم محمد سردار خاں پروپرائٹر

دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

ahmadimuslim.de

ہندوستانی ممیرے کا سرمہ

سیاہ و سفید۔ رجسٹرڈ نمبر ۱۷۵۷

یہ آنکھوں کی اکسیر و بینظیر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ کی دوائیں، اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے۔ اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا۔ نگاہ کی کمزوری، روہے، ککرے، انکھ جھنی، پرانی لالی، جالا، پھلی، پھڑ، ناخونہ، ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں۔ دماغی محنت کرنے والوں کی گرمی جلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ ۱ر کا ٹکٹ بھیج کر منگوا لو اور آزما لو۔ قیمت فی تولہ عہ۔ مع خوبصورت سرمہ دانی وسلائی کے عہ تولہ۔ سرمہ سفید قسم اعلےٰ بیش قیمت اودیات سے مرکب نہایت سریع الاثر سچے موتیوں وبیش قیمت اودیات سے مرکب نہایت سریع الاثر قیمت دس روپیہ تولہ۔ (منگوانے کا پتہ)

منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

نوٹ:۔ مسافران ریل کی سہولیت کو اسٹیشن ہردوئی پر بھی یہ سرمہ فروخت ہوتا ہے۔

قادیان میں زلزلہ برپا کردینے والی لاجواب کتاب

حالات مرزا

یعنی

مرزائی مذہب کی اصلیت

اپنے مضمون میں بالکل انوکھی، قادیانی تحریک کیلئے شمشیر براں ہے۔ قیمت صرف ۵ر ہے۔ بیرونجات سے منگوانے والے حضرات ۸ر کے ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں۔

پتہ:۔ محمد اسحاق امرتسری کتبخانہ حقانی امرتسر

کتاب الروح

علامہ عبد الہادی مصری کا اردو ترجمہ۔ جس میں روح انسانی کے متعلق نہایت محققانہ اور فلسفیانہ بحث کی گئی ہے۔ قیمت صرف ۱۲ر

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اہلحدیث امرتسر

اکسیر عثمانی

آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ کی کمزوری، پلکوں کا اڑنا، روہے، پرانی لالی، جالا، پھولی، ناخونہ وغیرہ وغیرہ سخت مہلک امراض چشم کے دفع کرنے میں بفضلہ اکسیر کا کام کرتا ہے گرمی وجلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا محافظ ہے۔ نمونہ ۲ر۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ) مع محصول ڈاک۔

پتہ:۔ ایس۔ ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

تحفۃ الاحوذی

شرح جامع ترمذی (مع متن)

مصنفہ حضرت العلامۃ مولانا عبد الرحمٰن صاحب مبارکپوری

اس شرح میں ترمذی کے متعلق تمام ضروری اور مفید امور مفصل درج کئے گئے ہیں۔ مثلاً ہر ایک راوی کا ترجمہ۔ ہر حدیث کی تحقیق صحتاً وضعفاً۔ تساہلات امام ترمذی پر تنبیہ اور اس کا بیان۔ ہر اشکال کا حل خواہ اسنادی ہو یا متنی۔ وفی الباب کے تحت میں ہر حدیث مشارٌ الیہ کی تخریج۔ ہر حدیث کی تحقیق اور وضاحت کے ساتھ تشریح۔ بیان علل حدیث میں ترمذی کے کلام کی توضیح۔ بیان مذاہب میں ہر مذہب کے دلائل کا بیان اور مذہب راجح کی تائید و نصرت، وغیرہ تمام مفید اور ضروری باتیں بسط کے ساتھ لکھی گئی ہیں۔ ہر ایک اہل علم و طالب علم کے پاس اس کا موجود رہنا ضروری ہے۔

اب تک اس کتاب کی تین ضخیم جلدیں طبع ہوکر شائع ہو چکی ہیں۔ اور جلد رابع زیر طبع ہے۔ قیمت جلد اول و ثانی فی نسخہ للعہ۔ جلد ثالث للعہ۔ علاوہ محصول وغیرہ

نوٹ۔ تینوں جلدوں کے خریدار سے صرف بارہ روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔ (ملنے کا پتہ)

حکیم عبد السمیع ناظم دواخانہ مفید عام ڈاکخانہ مبارکپور۔ صوفی پورہ ضلع اعظم گڈھ

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست مفت مل سکتی ہے

مغلظات مرزا

مرزا غلام احمد قادیانی کی بے شمار گالیوں کا ایک ایسا آئینہ ہے جسمیں انکی اخلاقی تصویر اسطرح عریاں نظر آتی ہے کہ بیحیائی و بے غیرتی بھی شرمندہ ہوجاتی ہے آخر میں ان گالیوں کو بلحاظ حروف تہجی ردیف وار لکھ کر اخلاق مرزا کو برہنہ کیا گیا ہے کتابت وطباعت دیدہ زیب صفحات ۲۷ تقطیع ۲۰×۲۶ قیمت فی نسخہ ۵ر تقسیم و اشاعت کیلئے اٹھارہ روپیہ سیکڑہ ایک کتاب کیلئے ۶ر کے ٹکٹ بھیجئے

پتہ ملنے کا (مولوی) نور محمد مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الہامات مرزا

مصنفہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ

اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں پر مفصل بحث کرکے ان کو غلط ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ الہامات میں اختلاف ہونا مامور من اللہ ہونے کے قطعی منافی ہے۔ قیمت ۹ر

مرقع قادیانی اس رسالہ میں مرزا صاحب قادیانی مدعی مسیحیت و مہدویت کے متعلق قابلدید مضامین درج ہیں۔ ۳ر

تاریخ مرزا مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے صحیح صحیح حالات از طفولیت تا دم وفات اس رسالہ میں مندرج ہیں۔ قیمت ۲ر

نکاح مرزا جس میں مرزا صاحب قادیانی کی آسمانی منکوحہ (محمدی بیگم) کی پیشگوئی کی قطعی تردید ان کے اپنے اقوال سے کی گئی ہے۔ قابلدید ہے۔ قیمت ۳ر

عقائد مرزا مرزا صاحب قادیانی کے عقائد کا مختصر بیان۔ ان کی اپنی مجددات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ قیمت ؁ر

چیستان مرزا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کلام میں اختلاف ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ؁ر

ملنے کا پتہ: دفتر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب

مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب بانئے ست دھرم۔ بٹالہ

موصوف کے نام اور زور دار مضامین سے ناظرین اہلحدیث بخوبی واقف ہیں۔ جن کے مضامین کو پڑھ کر قریباً تمام آریہ سماجی علماء ویدوں کے الہام سے منکر ہو چکے ہیں۔ یہاں تک کہ مشہور ہندو فرقہ رادھا سوامی کے موجودہ اوتار اور گدی نشین گورو مہاتما آنند سروپ صاحب جی مہاراج کو اخبار پریم پرچارک میں لکھنا پڑا کہ:

"امرتسر کے اخبار اہلحدیث میں لکھنؤ نواسی پنڈت آتمانند جی بڑے دلچسپ مضامین شائع کر رہے ہیں۔ جن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وید منشیہ کرت یعنی انسانوں کے بنائے ہوئے ہیں۔"

اگر ویدوں اور ویدک تہذیب کی حقیقت کو دیکھنا چاہیں تو اسے ضرور پڑھیں۔ مصنف کا دعویٰ ہے کہ ویدوں اور آریہ سماج کی تردید میں ایسی تصنیف کبھی شائع نہیں ہوئی۔ اس کا ایک ایک حوالہ ہزاروں روپے خرچنے پر بھی ملنا مشکل تھا۔ اس کی موجودگی میں ہر ایک بچہ بھی بڑے سے بڑے آریہ سماجی مناظر کا ناطقہ بند کر سکتا ہے۔ اس کی ہر سطر قیمت سے زیادہ قیمتی ہے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے (عہ)

ملنے کا پتہ:۔ ست دھرم پرچارک منڈل۔ بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

آریوں اور مرزائیوں کی تردید میں

ردِ بستان قادیانی	۳ آنہ
معذرت نامہ مرزا	۵ آنہ
عیسیٰ اور یسوع	۳ آنہ
تحقیق آریہ	۴ آنہ
ازالہ مادہ	۲ آنہ
الہامی دعائیں	۳ آنہ

منیجر رسالہ "المائدہ"۔ لاہور

اہل حدیث بھائیوں کے واسطے بلینظیر تحفہ

سرمہ مفید عالم

دافع آشوب چشم۔ دھند۔ جالا۔ غبار۔ پڑبال۔ شبکوری۔ پھولہ۔ روزکوری۔ نزول الماء۔ پلکوں کا گر جانا۔ ابتدائی موتیا بند۔ تمام امراض کو نہایت مفید ہے۔ تین شیشیوں کے خریدار کو ایک شیشی مفت دی جاوے گی۔ قیمت فی شیشی عہ۔ محصول ڈاک معاف۔

ملنے کا پتہ:۔ حکیم سید نیک عالم شاہ زیدی
مقام گھوڑیالہ براستہ بھوپالوالہ (پنجاب)

ضرورت ہے

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ (گورنمنٹ ریکگنائزڈ) کے لئے ہر قابلیت کے طلباء کی جو بجلی کا کام سیکھنا چاہیں۔ یاد رہے کہ پنجاب، فرانٹیر اور صوبہ دہلی میں ماسوا سکول ہذا کے بجلی کی کوئی پرائیویٹ درسگاہ لوکل گورنمنٹ کی منظور شدہ نہیں۔

پراسپکٹس مفت۔ منیجر

تصانیف حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب

شہادات مرزا } ملقب بہ عشرہ مرزائیہ۔ جس میں دس شہادتوں (احادیث نبویہ اور اقوال والہامات مرزائیہ) سے مرزا صاحب قادیانی کے دعوئے مسیحیت موعودہ کی تردید کی گئی ہے۔ اور جس کے جواب پر بفیصلہ منصف مبلغ ایک ہزار روپے کا اعلان کیا گیا تھا۔ جس کو مرزائی امت آج تک وصول نہ کر سکی۔ قیمت ۴ر

فتح ربانی } ایک زبردست تحریری مباحثہ در بارہ حیات مسیح۔ مابین مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجیکے۔ جو نہایت دلچسپ بحث ہے۔ قیمت ۶ر

شاہ انگلستان اور مرزا قادیان } جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ جارج پنجم شاہ انگلستان کا دربار دہلی میں تشریف لانا خدائی حکمت میں مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب کے لئے تھا۔ قیمت ۱ر

فسخ نکاح مرزائیاں } مرزائیوں سے میل جول اور شادی غمی میں شریک نہ ہونے کے متعلق علماء اسلام کا متفقہ فتوے۔ جس میں بتایا ہے کہ مرزائی اصل اسلام کے خلاف ہیں۔ قیمت صرف ۱ر

تحفہ میلاد النبی

مفت

مرتبہ ابوالفضل علی محمد علی

اگر آپ قرآن حکیم کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی حکمت معلوم کر کے عشق محمدی اور اتباع حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبہ صادقہ اپنے اندر پیدا کرنا اور ان رسومات قبیحہ سے بچنا چاہتے ہیں جو آج کل کی مجالس میں رائج ہیں تو ایک آنہ کا ٹکٹ برائے محصول ڈاک و پیکنگ پتہ ذیل پر بھیج کر رسالہ میلاد النبی مفت منگوا کر پڑھیے بلکہ ہو سکے تو زیادہ ٹکٹ بھیج کر زیادہ تعداد میں منگوا کر تقسیم کیجئے اور تبلیغ کا ثواب حاصل کیجئے۔

ملنے کا پتہ: ناظم شعبہ تالیف و اشاعت انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور

ahmadimuslim.de

نکات مرزا } مرزا صاحب قادیانی کو معارف اور نکات قرآنیہ دکھانے کا بڑا دعوے تھا۔ ان کے موجودہ خلیفہ کو بھی یہی دعوے ہے۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کے معارف و نکات کے بہت سے نمونے دکھائے گئے ہیں۔ اور ساتھ ہی مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے معارف و نکات بہت سے نمونے دیئے گئے ہیں۔ تاکہ دونوں کا خوب مقابلہ ہو سکے۔ ۵؍

محمد قادیانی } مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ تھا کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی میں مثیل ہوں۔ جو اُن کی زندگی کا پروگرام تھا وہی میرا ہے۔ ان کو اپنے اقوال سے ان کے اس دعوے محمدیت ثانیہ کی کماحقہ تردید کی گئی ہے۔ رسالہ ہذا بفضلہ لاجواب ہے۔ قیمت ۳؍

مراق مرزا } رسالہ ہذا میں ڈاکٹروں اور حکیموں کے اقوال سے مرض مراق کی تشریح کی گئی ہے۔ پھر مرزا صاحب اور میاں محمود کا اپنے اپنے اقراروں سے مراقی ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۲؍

تعلیمات مرزا } مع جواب الجواب۔ قادیانی مشن کی تردید کے لئے ایک مختصر مگر جامع رسالہ "تعلیمات مرزا" شائع ہوا تھا۔ جس کو ناظرین نے بہت پسند کیا اور بہت جلد پہلا اڈیشن ختم ہوگیا۔ قادیان سے اس کا جواب نکلا۔ جس کا جواب الجواب اس میں دیا گیا ہے۔ اس کو پاس رکھنے والا ہر میدان میں مرزائیوں پر غلبہ پا سکتا ہے۔ قیمت ۴؍

ہندوستان کے دو ریفارمر

مرزا صاحب اور سوامی دیانند صاحب کی شیریں کلامی دربارہ دیگر مذاہب کے راہبروں کے۔ قیمت ۲؍

فیصلہ مرزا } (عربی و اردو) اس رسالہ میں آخری فیصلہ والے اشتہار کی بہت عمدہ تشریح کی گئی ہے۔ جس کی مرزائی آج تک تردید نہیں کر سکے اور "آخری فیصلہ" کے متعلق اُن تمام اعتراضات کا مفصل و مدلل جواب دیا گیا ہے جو آئے دن مرزائی کرتے رہتے ہیں۔ اس رسالہ کا ایک صفحہ عربی بالمقابل اردو ہے۔ قیمت صرف ۴؍

فیصلہ مرزا } (انگریزی) مذکورہ بالا رسالہ کا انگریزی میں بھی ترجمہ کیا گیا ہے۔ قیمت ۵؍

علم کلام مرزا ۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کو بحیثیت مصنف جانچا گیا ہے۔ آجتک مرزائیوں کی تردید میں جس قدر کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ یہ رسالہ ان سب سے نرالا ہے۔ اس کا مضمون بھی بالکل اچھوتا اور انوکھا ہے۔ اس سے پہلے کوئی اس جیسا رسالہ شائع نہیں ہوا۔ قیمت ۸؍

بہاء اللہ اور مرزا } ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے بہاء اللہ ایرانی کی تعلیم سے فائدہ اٹھا کر متعدد دعوے کئے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۶؍

شہادۃ القرآن } مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ اس کتاب میں قرآن و حدیث کی روشنی میں حیات مسیح علیہ السلام کو ثابت کیا گیا ہے۔ حصہ اول میں لفظ "توفی" کی تحقیق انیق کی گئی ہے۔ اور حصہ دوم میں ان تمام قرآنی آیات کا جواب دیا گیا ہے جو مرزا صاحب نے "براہین احمدیہ" میں اپنے دعویٰ پر بطور استدلال کے پیش کی تھیں۔ قیمت حصہ اول ۱۲؍ حصہ دوم ۸؍۔ مکمل دو روپے۔ ۲

الخبر الصحیح } اس رسالہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر شریف پر مفصل بحث کر کے قادیانی خیالات کی تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۲؍

کاویہ علی الغاویہ } مصنفہ مولوی محمد عالم صاحب امرتسری۔ اس کتاب میں مرزائی مشن پر وسیع سیر کن بحث کی ہے۔ ہر مبحث اس میں مذکور ہے۔ گویا مرزائیت کی تردید میں ایک بینظیر کتاب ہے۔ قیمت حصہ اول ۸؍۔ دوم ۱۲؍۔ کتابت طباعت اعلےٰ۔

صرف ایک ہفتہ باقی رہ گیا

تصنیفات مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالی (سوائے تفاسیر اردو و عربی) پر یکم مئی ۳۵ء سے دو آنہ فی روپیہ رعایت کی گئی ہے۔ جو

۳۱ مئی تک جاری رہے گی

ناظرین کرام اس موقع سے جلد فائدہ حاصل کریں۔ کیونکہ رعایت کی میعاد ختم ہونے میں صرف ایک ہفتہ باقی رہ گیا ہے۔

المشتہر: منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

غائت المرام } مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم۔ اس رسالہ میں قاضی صاحب نے حیات مسیح علیہ السلام کا عالمانہ ثبوت دیا ہے۔ قیمت صرف ۶؍

تائید الاسلام } یہ غائت المرام کا دوسرا حصہ ہے۔ اسمیں بھی مسئلہ حیات مسیح پر محققانہ بحث ہے۔ قیمت ۶؍

ملنے کا پتہ: **دفتر اہلحدیث امرتسر**

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲